

بیت اللہ اہل بیت علیہم السلام

تذکرہ فقہائے کرام و محدثین ائمہ اربعہ

تخصیص و تکرار

جلد ۱۲

ہفت روزہ
اتقان

شمارہ

شرح چندہ
۶-۵۰
شش ماہی
۲-۵۰
ماگھ ۵-۰

ایڈیٹر محمد حفیظ بقا پوری
نائب نیشن احمد گمرانی

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ مارچ، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کے متعلق افضل مورخ ۲۰۲۳ میں شائع شدہ ڈوگمٹری رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔
"کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تکلیف رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے"
اجاب کرام خاص تو یہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ سولے کریم اپنے فضل و کرم سے حضور انور کو صحت کا دوا دیا جائے اور عافیت فرمائے۔ آمین
قادیان ۵ مارچ، محرم ماہ مجزاہ ہذا تقسیم احمدیہ ص ۱۰۰ میں اہل و عیال علیہم السلام حضرت سے ہیں۔
مؤرخ مولوی عبدالرحمن صاحب نام اہل امیر تقاضا فرمایا کہ قادیان اچھی تک برقی سے دوسرے تشریف نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور محترم ص ۱۰۰ فرمایا ہے۔

۷ مارچ ۱۹۹۲ء

انگلستان میں تبلیغ اسلام

حضرت نواب امۃ المحیط بیگم صاحبہ مدد العالیہ کا لندن میں ورود

رپورٹ احمدیہ مسلم مشن لندن انگریزی ۱۹۹۲ء

کے سکولوں میں تبلیغ بارہے ہیں اس صورت میں آپ ہر دور ہری عابد ہوتی ہے۔ ان کا سن بھی آپ کو ادا کرنا چوگنا اور سناٹی کا بھی۔ جھوٹے بیچوٹے مساکل۔ مذہبی غیرت۔ اپنے سید کی عظمت۔ اپنے خلیفہ کی محبت۔ نظام کی بنا دیکھ کر آپ کا عرض ہے اتنا تو سہولت تبلیغ ہائے ماں کبھی سمجھی سکتی ہے۔ جب رات کو آپ کا خواب سنا تھا کہ بچا ہوا اس وقت آپ ایک آدمی کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طرف سے ہے یہ کبھی فرور پانچ کو پڑھ کر سنا دیا کہ اس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وقت کو کوئی ساتھ ساتھ سنا دیا کہ کوئی قادیان کی بات کر دی۔ کبھی ربوہ کا ذکر کر دیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی تحریک کر دی
جس سالانہ کی ایام میں ان کے ساتھ بار بار ان باریک ایام کا ذکر کرنا اپنی تحریک پراٹھوس کریں۔ ان ایام میں بچوں کے سامنے کثرت سے درود شریف پڑھیں اور اس کی وجہ ان کے ہر حال میں کلامیں۔ آپ ان کی زبان چھوڑ چھوڑتی ہوں۔ ان سے کہیں نہ سنا سناج ان وقت اللہ تعالیٰ کے طرف سے چھوڑ گئے۔ آپ کے بچے کے شک اس ملک میں تعلیم حاصل کریں۔ جائز حد تک تقریحات میں حصہ لیں۔ وہ سب کچھ سیکھیں جو اس ممالک میں جائز قرار دیا ہے۔ فرزند آپ اتنا دیکھیں ان کو کہ وہ اپنی شخصیت نہ کھو دیں۔ ان کی نگاہ میں اپنا وقار قائم رہے اور ان کے خواب پر رعب دجال نہ منسوخ ہو جائے
دوسری بات جو آپ سے کہنا چاہتی ہوں وہ آپ میں جو محبت و تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے طرف سے ہے۔ اس دور و روزانہ ملک میں آپ پندرہ سو برس ہیں اگر آپ بچان ہو کر نہ رہیں تو ان سو برس نہیں بلکہ شرم کا مقام ہے۔ آپ ایک دور سے کے لئے ماں باپ بہن بھائی سب ہی عزیزوں کا بدل ہیں
(باقی صفحہ پر)

ہوتی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ بے اختیار زبا سے اللہ تعالیٰ علیٰ محمد و آلہ و صحبہ وسلم علیہم السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر دور ہری عابد ہوتی ہے۔ ان کا سن بھی آپ کو ادا کرنا چوگنا اور سناٹی کا بھی۔ جھوٹے بیچوٹے مساکل۔ مذہبی غیرت۔ اپنے سید کی عظمت۔ اپنے خلیفہ کی محبت۔ نظام کی بنا دیکھ کر آپ کا عرض ہے اتنا تو سہولت تبلیغ ہائے ماں کبھی سمجھی سکتی ہے۔ جب رات کو آپ کا خواب سنا تھا کہ بچا ہوا اس وقت آپ ایک آدمی کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طرف سے ہے یہ کبھی فرور پانچ کو پڑھ کر سنا دیا کہ اس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وقت کو کوئی ساتھ ساتھ سنا دیا کہ کوئی قادیان کی بات کر دی۔ کبھی ربوہ کا ذکر کر دیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی تحریک کر دی
جس سالانہ کی ایام میں ان کے ساتھ بار بار ان باریک ایام کا ذکر کرنا اپنی تحریک پراٹھوس کریں۔ ان ایام میں بچوں کے سامنے کثرت سے درود شریف پڑھیں اور اس کی وجہ ان کے ہر حال میں کلامیں۔ آپ ان کی زبان چھوڑ چھوڑتی ہوں۔ ان سے کہیں نہ سنا سناج ان وقت اللہ تعالیٰ کے طرف سے چھوڑ گئے۔ آپ کے بچے کے شک اس ملک میں تعلیم حاصل کریں۔ جائز حد تک تقریحات میں حصہ لیں۔ وہ سب کچھ سیکھیں جو اس ممالک میں جائز قرار دیا ہے۔ فرزند آپ اتنا دیکھیں ان کو کہ وہ اپنی شخصیت نہ کھو دیں۔ ان کی نگاہ میں اپنا وقار قائم رہے اور ان کے خواب پر رعب دجال نہ منسوخ ہو جائے
دوسری بات جو آپ سے کہنا چاہتی ہوں وہ آپ میں جو محبت و تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے طرف سے ہے۔ اس دور و روزانہ ملک میں آپ پندرہ سو برس ہیں اگر آپ بچان ہو کر نہ رہیں تو ان سو برس نہیں بلکہ شرم کا مقام ہے۔ آپ ایک دور سے کے لئے ماں باپ بہن بھائی سب ہی عزیزوں کا بدل ہیں
(باقی صفحہ پر)

لندن نے آپ کے اور آپ کی صاحبزادوں کے اعزاز میں ٹی پارٹی کا اہتمام کیا۔ اس پارٹی میں بچہ امام احمدیہ کثرت سے سفیر زبیر اعجاز جانت خواتین کو بھی دیکھا گیا تھا۔ عہدہ صاحبہ بچہ امام احمدیہ بیگم صاحبہ نے اردو میں آپ کی عظمت میں ایڈریس پیش کیا جس کا انگریزی ترجمہ سیکرٹری مہاراجہ مسز اصغر نے کیا۔ حضرت نواب صاحبہ کی طبیعت جو کہ اس دن ناساز تھی اس لئے آپ کی کبھی کوئی تقریر نہیں ہو سکی۔ صاحبہ نے پڑھ کر سناٹی۔ آپ کی تقریر سندھ میں دہلی ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم
سب سے پہلے تو میں آپ سب بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بنا بنا محبت سے اس بیڑے میں بیڑا استقبال کیا۔ حقیقت یہ ہے مجھے بالکل ایسا معلوم ہوا ہے جیسے اپنے وطن اور اپنے خاندان کے درمیان پہنچی ہوں۔ سہل و آسان اجنبیت یا گھبرائے نہیں۔ بزم اللہ امن اچھا ہے اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضل سے ہے ورنہ میں ان کو کس درانم
یہ رشتہ جس میں ہم منگ ہیں ایک روحانی رشتہ ہے جو دنیا کے تمام روحانی رشتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اگر جب کہیں یہ معتقدان بھگوان پر جگہ سے جوئے دوست شریف لاتے ہیں تو میرے قلب کی جو کیفیت ہوتی

عصہ زبیر رپورٹ میں خدائے کے فضل سے مشن کی تاریخ میرا دلاکار تاریخی تقریب حضرت نواب امۃ المحیط بیگم صاحبہ کا وہ تھا آپ مورخہ ۱۹۹۲ء کو مع ماہزادی فخریہ بیگم صاحبہ لندن پہنچیں۔ بچہ امام احمدیہ لندن کی طرف سے ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ آپ کی دوسری صاحبزادی بیگم صاحبہ مرزا میرا احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مجاہد صاحب جو چند دن قبل گھانا سے لندن پہنچے تھے، لہذا پورے موجود تھے۔ ہوائی اڈہ سے آپ کو کم جالانہ یون صاحب کے ہاں شریف نے گیس جہاں آپ کی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ انگلستان میں قیام فرمایا۔ چند دنوں کے لئے آپ رپورٹ کے دورہ پر ہی تشریف لے گئیں۔ بیڑے زورک کی سہولت کا سبب بنیاد آپ کے وقت مبارک سے رکھا گیا۔ آپ کے مبارک وجود سے جہالت انگلستان نے سین فائدہ اٹھا یا اور آپ کے پاس پاکستان شریف نے جانے کے بعد کئی مصلحتوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے آپ کی ہوائی ٹکٹ اور مشن دہلی کی جہاں کی طرح محسوس کی اپنے دورانی قیام لندن میں آپ مسند درجہ مشن ہاؤس میں تشریف لائیں۔
حضرت نواب امۃ المحیط بیگم صاحبہ کی تقریر خجہ ہر گت بزرگوار اور بچہ امام احمدیہ

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل بقیریں التبلیغ مشرقی افریقیہ کا

درویشان قادیان سے ایمان افروز و روح پرور خطبات

قادیان - ۳ مارچ - گذشتہ رات سزا ہفتا کے بعد مسجد مبارک میں ایک ترویجی جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس تبلیغ مشرقی افریقیہ نے حدیث ان قادیان سے خطاب فرمایا۔ آپ کی یہ خطبات تقریر تقریراً بڑھ گھڑ ٹانگ جاری رہی۔ جس میں آپ نے ترمذی بیولوگ کو نظر رکھتے ہوئے قادیان میں مقیم درویشان کی قابل قدر قربانی اور ان کے مجاہدہ کے بارے میں ان تاثرات کا ذکر کیا جو سیر و سیاحت کے اعمالوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے درویشان سے اپنی اس قربانی کی ترویج اور خدمت دین کے قابل رشک جذبہ کو قائم و دائم رکھنے کی تلقین کی۔

ترویجی جلسہ مسجد مبارک میں ذیوراد صاحب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے منعقد ہوا۔ مکمل حافظ الیون صاحب کی کاوش کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز مجاہدہ مکمل ڈاکٹر ملک شہزاد احمد صاحب ناصر صاحب نامتو تلمیذ مولانا یوسف اللہ صاحب نے العزیز کی نظم ذہن انانیت کا کوشاغ سے ایک حسنہ نہایت خوش المانی سے کیا۔ صدر جناب ملک صاحب نے تقاضی رنگ میں تیار کی محترم شیخ صاحب ان خوش نصیب ازبوس سے جو ہیں کو ایک لمبے عرصہ تک اعلیٰ نکلہ اشکافہ حاصل ہوا چنانچہ آپ نے بیس سال مشرقی افریقہ میں ترویج اسلام کا فیصلہ فرمایا ویدیزدی میں محترم کی درخشاں شہسب میں سماج کی ترقی اور کربلائی کی گئی۔ سب سے زیادہ ساری زبان میں قرآن حکیم پڑھ کر جو اس کا اصل انشاء ہے۔ اس کا بھی آپ کو فخر حاصل ہوا اور وقت آپ یہ قدم مولانا صاحب صاحب اصلاح و ارشاد کی نیت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ دو سال قبل ہی آپ جماعت اعزیز کے امامی کرنا دین میں تشریف لائے تھے۔ اور آپ کی ایمان افروز تقریرا بھی یہی تھی کہ وہ توں کو یاد ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو سیدان جمیل میں عیال کا مایا عطا فرمائی۔

درویشان سے خطبات

صدر جلسہ کی اس اخلاقی تقریر کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل کی علامت زادہ دو ماہہ درویش ہوتی آپ نے اپنی تقریر کا خلاصہ ہم سب کو ایک کمرہ ان الذین قالوا انزلنا اللہ من السماء سقوا مشرکون علیہم اللہ سقوا من السماء اول ما انزلنا من السماء ماء فابشروا بالحق ان اللہ انزل ما تدرکون۔ سے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت مجھے فقہات علم دینی

کے علم کے باقیات آپ حضرات کے سامنے ترمذی موضوع پر لکھ کر لیا ہے۔ لیکن یہ عنوان جہاں نہایت اہم ہے وہاں اس کا بیان بہت مختصر ہی ہے۔ اس لئے اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخصوص طور پر انبیاء کو مقرر فرمایا ہے۔ انبیاء بہترین مسلم اور ملی ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خاص مخلوق ان میں تربیت پاتے ہیں۔ اور اس کی خاص محنت کے تحت ان کی روحانی تعلیم کا انتظام ہوتا ہے۔ اس طرح وہ بہترین مسلم ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مساجد بھی ہوتے ہیں۔ انہیں روحانی بیماریوں کے دور کرنے کی فاعلیت کی قوت اور طاقت عطا فرمائی جاتی ہے۔ اور جو لوگ ایسے بزرگ ہوتے ہیں ان سے انفرادی پاک جماعت سے فیضیاب ہوتے ہیں ان میں ہی یہ تخیل میں قدر مراتب تربیت کو پاتی ہیں۔ چنانچہ جو شخص ان بزرگوں کی صحبت حاصل کرتا ہے وہ بھی پاک و اذوقہ ان خوبیوں کا پاتا ہے جو نبی وقت کی پاک جماعت سے اپنے اندر پیدا کی جاتی ہیں۔ جس ہم جیسے کمزور افراد کی طرف سے اگر میرا دل بھی گئی خدمت ہوئی تو دراصل انہیں کا علیین کی دعاؤں اور توجہ اور پاک جماعت کی رکت کا توجہ اور ان ہی کے انوار کا پرتو ہے۔

محترم شیخ صاحب نے درویشان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ باہر کے لوگوں کے دلوں میں قادیان میں مقیم درویشان کے متعلق احترام، عقبت اور خلوص کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ ان کے ایسے تاثرات کی مقدمہ درویشان قادیان کی قربانی سے جو انہوں نے اپنے اس وقت میں پیش کی ہے کہ اس میں طوری اس کی صورت تھی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ درویشان سے جو قربانی کی ہے اگر تاریخی طور پر اس کا تجزیہ کیا جائے تو اس کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ حق پروردگار کی قربانی کرنا انسانا مشکل امر نہیں ہونا ایک لمبے عرصہ تک لگا کر قربانی دیتے چلے جانا۔ چہرہ یہ ایک قربانی نہیں بلکہ ایک قربانی کے تحت کی قسم کی قربانیاں ہیں۔ حساسات کی قربانی ہمیشہ داروں سے جو ان لوہ ان کے قریبی تعلقات کی قربانی، مالی اور روحانی قربانی۔ جب بیرونی آدمی ان باتوں کو اپنے مذاق میں لاتے ہیں تو درویشان کی اس قربانی کی قدر و قیمت ان کے دلوں میں بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس پر بڑی ہی محنت کی گامہ سے بڑھ جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا اس طرح باہر کے اکثر میں درویشان کو کام کے بارے میں یہ تاثر بھی پایا جاتا ہے کہ یہ پیش صاحب ان مقامات قدر میں رہتے ہیں جو کوشا ان سے اپنے پاک کام میں اللہ ان کے نام سے یاد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اقی افاضہ فقط کل من فی الدار و جارتہ یہ جہت ہے کہ یہ بزرگ ہادی ان کھوں کا نام ہیں۔ انہوں نے ساری جماعت کا کام سرانجام دیا ہے۔ یہ صرف تین چار سو ماہوں کا کام تھا بلکہ جماعت کے ہر مہر و ملت

چلے ہوئے جو ان کا کام تھا بلکہ ہر شخص خدا کو ان مقامات کی خدمت کرتے اور ان کے لئے اپنی زندگیوں کو قربان کرتے لیکن نظام جماعت کے تقاضے سے اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اس خدمت اور قربانی کا موقعہ دیا۔ جو ان وقت حالات میں ہی اپنے ذمہ داری کو دھونڈ رہا ہے۔ اور اس طرح ساری جماعت کی فائزہ دگی کرتے رہے پس یہ ہمارے اپنے ہیں اور ہمارا بھی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ کوئی نئی نہیں۔ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بیرون اجروں کا آپ کے متعلق خبر اتنا ہی ہے کہ آپ کی کراچی کی مجلس میں بیٹھ کر وہ یہ فرماتے تھے کہ ان کی روحانیت میں لغاضہ فرماتا ہے۔ اس کے کیا اسباب ہیں؟ بیشک ایک سبب تو یہ ہے کہ آپ لوگوں نے مسلسل قربانی کی ہے۔ طبعاً براس کا بھی اثر فرماتا ہے۔ جو شخص بھی ایسے کاموں دیکھنے کے بعد آپ کی مجلس میں بیٹھنے کے بعد یہاں سے جاتا ہے وہ اپنی طبیعت میں ایک نیک اثر لیا جاتا ہے چہرہ ایک سبب یہ بھی ہے کہ آپ لوگ شب و روز ذکر الہی میں میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ کی پریشانیوں کو محسوس ہوتا ہے کہ آپ ان کثرت اوقات، اللہ تعالیٰ کی باواں صرف کرتے ہیں۔ وہ یہ فرماتے تھے کہ یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ قسم کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ مقامات مقدسہ میں خدا کے حضور فرمادیں کہ تمہیں۔ اس دور سے وہ آپ لوگوں کے اندر خاص بات محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہمارے یہ حال ہی اس طرح خدا تعالیٰ کے حضور انفضاح رکھتے ہیں تو ہم کیوں اس حق پرستی کی فکر میں پلنے اوقات کو زیادہ صرف کر لیں۔ کیوں ہم بھی اپنی کی طرح روحانیت کو حاصل کرنے میں لگیں۔ اس طرح ان کے اندر بھی ایک نئی روحانیت پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ لوگوں کے متعلق یہ روحانیت کے حصول کے دلوں میں اس قسم کے اچھے تاثرات پائے جاتے ہیں۔ بائیں ہمہ اللہ تعالیٰ پروردگار کو خوشنوں کا پیو ہے۔ ان تمام قسم کی بشارتوں کو درویشوں کے جو پریشان کے ساتھ لگا رہتی ہوئی ہیں یہاں آئے وہ انہیں جس بھی یہاں سے ایک اعلیٰ درجہ کی خوشبو لیا جاتا ہے۔ اور جو باہر جا کر ہے وہ خوشبو دوسروں تک پہنچا ہے۔ تو اس کا ایک ایسا سبب ہے کہ بڑی ہی اس کو محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ آپ نے ایک نثر قائم کی تو انہوں میں اس دور سے خدا تعالیٰ کا فضل آپ حضرات کے شامل حال رہا۔ وہ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے مجاہدہ کو نہ دیکھتے ایک وقت میں اگر شک جاتے ہیں۔ اور اپنے اندر اے گارے گئے کی بہت تہذیب پاتے۔ اس کے باوجود آپ کو ہم کمزور ہیں

آپس سے بعض بزرگ سیدہ جو جانتے کی وجہ سے اس وقت نہیں رہ سکتے یا آپ کو کئی قسم کی پریشانیوں لاحق ہیں آپ نے جس قسم کے مجاہدہ کو استعمال سے جاری کیا ہوا ہے وہ بڑی قابل قدر ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے اس سبب عزم کو پورا کرے جو آپ کے دلوں میں ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کو ہر گز ہر مجاہدانہ زندگی اختیار کرنے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدس مقام سے سن اپنے جہدوں کو پورا کرنے کے سامان اپنے فضل سے جلد دنیا کرے اور آپ کی دعا میں قبول ہوں۔

آپ کے خیالات بڑے ہی پاکیزہ ہیں۔ آپ جس تعلیم کا بھارت میں بڑی ہی اہم بخش ہے۔ کیا ہی پاکیزہ ہے یہ تعلیم جو اس کی پاک دیانت کی روشنی میں آپ لوگوں کو تاتا ہے جس کو سبب غنا ہے یہ تعلیم قابل احترام ہے اور سبب ہی ہمارے بزرگ اور عزت کے لائق ہیں۔

درویشان سے محض ہر درویشوں کرتے ہوئے آپ نے اپنی تقریر کے مقناہ پر فرمایا یعنی جانتے اللہ تعالیٰ آپ کی اس قربانی کو خالص نہیں کرے گا۔ بکلا آپ کے رشتہ داروں اور آپ کی اولاد میں کوئی کی بڑی برکتیں حاصل ہوں گی۔ بیشک آپ نے بڑے بھروسے اور اسٹھقل سے اس وقت کو اپنے فکرنے کا گامزن کیا۔ اور آپ ان گلوں میں سے جسے کی کوشش کرتے رہے ہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان اتقوا حقہم و انزلنا من السماء سقوا مشرکون علیہم اللہ سقوا من السماء اول ما انزلنا من السماء ماء فابشروا بالحق ان اللہ انزل ما تدرکون۔ سے فرماتے ہیں کہ اس میں ترقی کرتے جائیں اور آپ میں یہ تمام خوبیاں ہیں جو ان تمام پائی جائیں۔

آپ نے ازواہر طبیعت فرمایا۔ ان صاب باتوں کے لئے ایک بات بطور جینا رہے۔ یعنی آپ کی زندگی ہر قسم کے تکلفات سے پاک رہے۔ جب اللہ کی توجہ دنا بہت کی طرف بڑھتی ہے تو اس کی ضروریات بھی بڑھنے لگی ہیں۔ اندر ان کو پورا کرنے کے لئے ان کو اس امر کی فکر ہوتی ہے کہ کس چیز سے زیادہ سے زیادہ پیسہ آئے۔ اور اس طرح وہ خداوند کام جو بی فوج اللہ کی خدمت اور اعلیٰ کلمہ اللہ کے لئے برکتا ہے اس میں روک پھرا ہوتی ہے۔

اس کے مقابل بہت محنت سے اللہ تعالیٰ نے رسول کی زندگی کا پاک نمونہ انفقہ کفری کے پاک کلمات سے فائدہ ہے۔ جن میں آپ نے فرمایا کہ تقریر میرے لئے مرتضیٰ کائنات ہے۔ جو کچھ حضور کی اپنی زندگی ہر قسم کے تکلفات سے پاک ہے۔ آپ نے بی فوج ان کی خدمت دل کھول کر کر سکتے تھے۔ یعنی جانتے کہ حضرت یسوع مسیح کی حضرت مر سے کی، حضرت شمس اور حضرت نام چند کی کی گرفتور دنیا کی نگاہوں میں است اس کے مقابل ہر کسی کو درویشی کی نہیں۔ (بانی عسلہ)

خطبہ عید الفطر

حقیقی عید یہ ہے کہ انسان کو عمل میں لذت محسوس ہو

اور وہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانیوں کے لئے ہمیشہ تیار رہے

جب کہ یہ عید انسان کو حاصل ہو تو پھر دنیا کی کوئی تکلیف اُسے پریشان نہیں کر سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزین فرمودہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزین کا یہ ایک مہذب و مصلح تھا جو روزنامہ انجمن اعلیٰ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۳ء میں شائع ہوا ہے اور افادہ اجاب کے لئے فریق میں مہذب کا ہمارا ہے۔ ایڈیٹر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
دینا میں دو قسم کی عیدیں ہوتی ہیں۔ ایک عید مستقل عید ہوتی ہے اور ایک عید عارضی عید ہوتی ہے۔ عارضی عید ہونے کی شان

عید الخطبہ اور عید الفطر
ہیں۔ یہ آتی ہیں اور جی جاتی ہیں۔ لیکن ایک عید ہر قسم کے بعد بھی ایک دن عید کا آجیانا ہے۔ اس لئے کہ دونوں کے بعد دوسری عید آ جاتی ہے۔ ان دونوں عیدوں کا آپس میں قریباً سوادہ مہینے کا فرق ہوتا ہے۔ اور ہوں سال سال کے بعد عید آتی ہے۔ روٹی کو کھتا ہے اور عید دس دن کے بعد کو بھی عید شکر و شکر ہے۔ اس لحاظ سے

ایک عید ہر ساتویں دن بھی آ جاتی ہے مگر ہر حال میں دونوں کے گزرنے کے بعد وہ آتی ہے۔ ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، جمعہ اور جمعرات۔ ان دنوں میں عید والی عید نہیں ہوتی بلکہ

عید جموں کا دن ہے اور جب عید گزرتا ہے تو ہر عام دن آ جاتا ہے۔ ہر عید آتا ہے اور ہر عام دن کا تسلسل شروع ہو جاتا ہے۔ ہر سال پر عیدیں تسلسل عیدیں عارضی عید ہیں۔ مستقل عیدیں نہیں ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مومن کو یہ سبق دیا ہے کہ اسے اپنے روحانی مقام پر فخر نہیں ہونا چاہیے۔ مگر کوئی شخص عید کے آئے ہر گھونٹ جانتے مثلاً عاب علم۔ عید کا آئے ہر گھونٹ کے لئے چھٹی کا دن ہے، تو چھٹی کے لئے ہر گھونٹ جانتے اور اللہ جانا چھوڑ دے تو دوسرے دن اس کو سزا ہے۔ اور اس کے ان باپ اسے نام نہیں ہو کر گھر سے حد سے بھیجیں گے اور ادھر استادا سے مشاوری گے یا عید کا دن آئے اور انسان سمجھنے کو بس عید آئی اور دوسرے ختم ہو گئے اس کے

بعد جب پھر رمضان کا مہینہ

آئے تو کچھ کہیں اب در سے نہیں رکھنا کیونکہ عید کا مہینہ ہی تو ایسا شخص اپنے ایمان کو کھو بیٹھے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے گرجا بیٹھا۔ غرض یہ عید میں انسان کو ان امور کی طرف توجہ دلائی ہے کہ روحانی مقام بھی عارضی مقام بنا کر تھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو فرماتے ایک احمدی تھے اب تو وہ فوت ہو چکے ہیں ایک دوست نے سنا کہ کوئی ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ

سلسلہ کی خبر دینا کیسے چلے
وہ۔ وہ اچھے اور آدمی تھے مگر چہنچہ کا ذکر کس کو کہنے لگے کہ میں حضرت صاحب کے زمانہ میں جڑے جڑے چندے دے چکا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں مجھ پر کوئی چندہ نہیں۔ بیٹھو کھانا کھاؤ یا بیٹھو یہ نکلا کر بیٹھو نے ایک دن دیکھا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے تو وہ سمجھنے لگے میں نے بیٹی نماز میں پڑھی ہیں۔ سرکار بھی ایک جلسے عرصہ تک کام لینے کے بعد پیش دے دینا ہے خدا کیوں نہیں دے گا۔ تو دیکھو ایک چیز انہیں دوسری چیز کی طرف سے گئی۔ انہوں نے نکال کیا اور سمجھ گیا کہ میری عید آگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے چندہ گیا اور پھر نماز ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اور یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو کرنا نہیں دیا تو دے دی اور دین ممکن تھا وہ یہ بھی کہہ دیتے کہ خدا پر ہم بہت لبا عرصہ ایمان لا چکے ہیں اب اس سے بھی پیش منی چاہیے اور گران کا عملی حصہ بھی گیا مگر ذات کی وجہ سے ان کا

ایسا ہی حصہ محفوظ رہا

یہ توجہات نمایاں اور کھلی مثال ہے، لیکن اس قسم کی چھوٹی مثالیں فرمایا کرتے ہیں

اور ہر مجلس باقی جاتی ہیں۔ کچھ دنوں تک لوگوں میں خدمت دین کا جوش رہتا ہے اور وہ ہر قسم کی قربانیوں میں مصروف رہتے ہیں مگر چند دنوں کے بعد ہی قربانیاں چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت کچھ کر لیا۔ یہ ہے استغناء کا مرض ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے اور

بے استقلالیت کی غلط آکال کا نام ہوتا ہے ان کو سمجھنا ہے کہ میں نے بہت کچھ کر لیا اور وہ اس بات کو نہیں سمجھتا کہ میری شریعت میں بہت کچھ ہے جسے ہی کوئی نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے کبھی نہیں کہا کہ میں نے اپنے بندہ کو بہت دے دیا۔ لیکن بندہ چند دن خدمت کر کے یہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں نے بہت خدمت کر لی۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ بندے تو

خدا تعالیٰ کی زمین

کے مستحق یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ میں نے بہت کچھ دیا۔ لیکن خدا ہی نہیں کہتا کہ میں نے اپنے بندے کو بہت کچھ دے دیا چنانچہ دیکھ لو آری لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کچھ مدت تک انسانی ارباب کو بہت ہی رکھ کر خدا تعالیٰ بھرا نہیں جنت سے نکال دے گا۔ اور دنیا میں وہاں سے جمع دے گا۔ شل مشہور ہے

داتا گڑھی اور عید آری کا پیٹ چھٹے

خدا تعالیٰ نے کوئی بتایا ہے کہ میں اپنے بندوں کو اپنی جنت دونوں کا۔ لیکن آری کہتے ہیں کہ اسی جنت کس طرح دے سکتا ہے اگر وہ دینے لگے تو اس کا خزانہ نوحوز بالذات خالی ہو جائے۔ یہ اعتراض دراصل اس کی اپنی نظرت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان کی وہی نظرت میں ہر کچھ کھینچتا ہے اور یہ کہنے کے عادی ہوتے ہیں کہ بہت کچھ دے چکے ہر بڑی خدمتیں کر لیں۔ اس

تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف بھی وہی بات منسوب کر دیتے ہیں جیسا کہ

جنت کی نعمتوں

کے مستحق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عطا فرمائیں مجھ کو وہ کچھ نعمتیں جو دوسروں کے لئے وہ داپس نہیں لیں گے۔ بلکہ جانا انعام برابر جتنا چلا جائے گا۔ اور دراصل عام مومن کے لئے وہی جنتی عید ہے جو باوجود ہونے والی عید عام مومن کے لئے ہے وہ جنت ہے اور جنت ہی بندے کا اصل مقام ہے جو جنت میں دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے وہ بنا ہوا جاتا ہے

ایک لطیفہ

یاد رہتا ہے۔ میں ایک وفد جموں کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسیحا سے رفاقت ہونے لگا تو ایک دوست نے کہا کوئی صاحب آئے ہوتے ہیں اور وہ کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کوئی تیار تیار تھا جو بیٹھ کر ان کی طرف سے آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمائیے۔ وہ کہنے لگا اگر کوئی دریا کے دوسرے کنارے جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ جاتے تو کنارے پر پہنچ کر کہا کہ، عام حالات میں ان ہی جواب دے جاسکتے ہے کہ جب دریا کا کنارہ آ جاتا ہے تو

عقل مند آدمی کا کام

یہی ہے کہ کشتی سے اتر جائے۔ پس اپنے خیال میں اس نے ایک چھینٹا ڈالنی تھی۔ اور اس کا خیال تھا کہ میں یہی جواب دوں گا کہ جب کنارہ آ جاتا ہے تو ان اتر جائے اور میرے اس جواب پر پھر اس نے دوسری بات یہ کہی

حق کہ بہت اچھا۔ جب ان کو خدا مل گیا تو پھر اسے جلدت کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر جو کسی نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کی حقیقت کو سمجھ رہا ہے کہ وہ اس نے اسے یہ جواب دیا کہ اگر تو جس دریا میں وہ کشتی پر سوار ہے اس کا کوئی کنارہ ہے تو اسے ٹھک جب کنارہ آئے تو اتر جائے۔ لیکن اگر دریا کا کوئی کنارہ نہیں تو پھر

جہاں اترا وہاں

میرے اس جواب پر وہ جہاں سوار ہو گیا اور کھڑی دریا مٹا دیا۔ وہ پھر یہ جہاں ہمیشہ ہی کرنی پڑی گی۔ وہ شخصوں دراصل عام فیوض سے اس قسم کی باتیں سن کر آنا تھا۔ اور اس کا مطلب یہ تھا کہ نماز پڑھی جاتی ہے خدا سے ملنے کے لیے لیکن جسے خدا مل گیا اسے نماز کی کیا ضرورت ہے۔ روزے رکھے جاتے ہیں خدا سے ملنے کے لیے لیکن جسے خدا مل گیا اسے روزوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ دی جاتی ہے خدا سے ملنے کے لیے۔ لیکن جسے خدا مل گیا اسے زکوٰۃ کی کیا ضرورت ہے۔ عرصہ یعنی نیکیاں ہیں وہ خدا سے ملنے پر ختم ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ

نیکیاں سوارانہ کی طرح ہوتی ہیں

اور جب ان نگرہ پہنچ جاتے تو سوار ہی پر بیٹھا رہنا بہتر ہوتی ہے۔ میں نے اس کے اعتراض کو سمجھ کر یہی جواب دیا کہ جب منزل مقصود محدود ہو تو ان سواری سے اترنے کے معنی ہی کیا ہوتے تو وہ جہاں اترے گا وہیں تباہ ہوگا۔ عرصہ ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے حقیقت کو منکشف کر دیا

اور میں نے اسے یہی کہا کہ پھر محدود رہا میں کشتی سے اترنے والا ڈوبے گا۔ بھگت نہیں پائے گا۔ اسی طرح بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو اگر ایسے تقیروں کے مرہب نہیں ہوتے مگر اس قسم کے خیالات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ چھپے رہتے ہیں اور لوگوں کو ان کے خیالات کا علم نہیں ہوتا لیکن ایک دن آتا ہے کہ وہ نکلے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے عقائد لوگوں پر کھل جاتے ہیں۔ اور گو وہ بظاہر ان فیوض کے قائل نہیں ہوتے لیکن عملاً انہی کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ کچھ دن نماز پڑھتے ہیں اور کچھ لینے ہیں کہ نماز بہت پڑھ لیں اور انہیں

نمازوں کی ضرورت

میں رہی۔ وہ کچھ دن روزے رکھتے ہیں اور کچھ جیسے کہ انہوں نے بہت روزے رکھے ہیں اب انہیں روزوں کی ضرورت

نہیں رہی۔ وہ چند دن حد تو ضرورت دینے ہیں اور جہاں گئے گنگ جاتے ہیں کہ اب حدتہ و خیرات دینے کی انہیں ضرورت نہیں رہی کیونکہ وہ بہت حدتہ دے چکے۔ حالانکہ وہ اپنے کھانے پینے اور پینے میں بھی یہ خیال نہیں کرتے کہ ہم نے بہت کھا لیا یا بہت پی لیا یا بہت پینا ہے۔ وہ کچھ دن روٹی کھانے کے بعد یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے بہت روٹی کھا لی اب ہمیں روٹی کھانے کی ضرورت نہیں کہ وہ کچھ دن پانی پینے کے بعد یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے بہت پانی پیا اب ہمیں پانی پینے کی ضرورت نہیں۔ وہ کچھ دن کپڑے پہننے کے بعد یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے بہت کپڑے پہن لئے اب ہمیں کپڑوں کی ضرورت نہیں اور اب آہستہ نہ تو کھانا کھانے کی ضرورت ہے نہ پانی پینے کی ضرورت ہے بلکہ وہ اپنے جسم کی طاقت قائم رکھنے

اور بدن کو سردی گری کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر روح کی طاقت کا جہاں سوال آتا ہے وہ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے بہت عبادتیں کر لیں اب نماز دینے کی کیا ضرورت ہے۔ جو اجماعی غذا کے متعلق تو ان ہمیشہ یہ خیال رکھتے ہیں کہ مجھے فلاں فلاں غذا ملتی رہی چاہیے مگر روحانی غذا

کے متعلق وہ ہمیشہ اس طرف مائل رہتا ہے کہ میں اس غذا کو کسی دقت چھوڑ دوں حالانکہ جس طرح ان کو جسمانی غذا کی ضرورت ہے اسی طرح اسے روحانی غذا کی بھی ضرورت ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ کچھ عرصہ تو نماز پڑھی جاتی ہیں روزے رکھے جاتے ہیں اور دوسرے احکام شریعت پر عمل کیا جاتا ہے لیکن جو کچھ خرابی آتی ہے یا

بعض آسمانی برکات فیوض

سے اسے حصہ ملا اس نے یہ سمجھا شروع کر دیا کہ اب مجھے ان جہاتوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ میں بار بار زیادہ ہونگے۔ مجھے نہ نماز کی ضرورت ہے نہ روزہ کی ضرورت ہے نہ زکوٰۃ کی ضرورت ہے نہ نذام سلسلہ کی پابندی کی ضرورت ہے نہ

نرا سبب زاری اور اطاعت کی ضرورت ہے۔ اب خدا تعالیٰ سے براہ راست براہ افعال ہو گیا۔ اس ضمن کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے گورنر جب بادشاہ سے ملنے کے لئے جاتا ہے تو بعض دن بادشاہ اس گورنر کے چٹرائی سے بھی نہیں کرات

کر لیتا ہے۔ اس پر گورنر چٹرائی لڑکی چھوڑ دے اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اب میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں کہ بادشاہ مجھ سے براہ راست گفتگو

کر سکتا ہے تو وہ نادان ہے وہ نہیں سمجھتا کہ جس وقت گورنر جھلا جائے گا اور وہ دہیں رہے گا تو اسے کان سے بھونک کر باہر لکال دیا جائے گا اور جس دن وہ گورنر کی فوٹری سے الگ ہو جائے گا کوئی اسے اپنے روزاڑہ میں بھی گھسنے نہیں دے گا۔ وہ حقیقت کسی وقت چٹرائی سے ملنا نہ سکا کام کرنا چٹرائی سے کام کرنا نہیں بلکہ گورنر سے کام کرنا ہے۔ اور اس کی انہی ہی مثال ہے جیسے ہمارے پاس جب کوئی درست شے آتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی چھوٹا بچہ پوتا ہے تو ہم اس بچے کو بھی پیار کر دیتے ہیں۔ اب اس

بچے سے پیار

کرنا دراصل اس وقت سے ہی محبت کا اظہار کرنا ہے۔ اور نہ بچے سے ہمیں کوئی محبت ہو سکتی ہے۔ وہ تو بچہ بڑا ہو گا تو معلوم ہو گا کہ وہ ہم سے دوستی رکھتا ہے یا دشمنی۔ لیکن اب جو ہم اسے پیار کرتے ہیں تو دراصل اپنے دوست کے لئے۔ اور جو کچھ ہمارے دوست کے اعمال کا ہر تھے اور ہم جانتے تھے کہ وہ ہم سے محبت کرنا ہے اس لئے ہم نے اس کے بہرے میں پیار کر دیا۔ پس کسی لوگ اس بیوقوفی کی وجہ سے کہ ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بھین نازل ہو چکا ہے، سمجھنے لگتے ہیں کہ اب ہم اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ ہمیں کسی خدمت کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مارے جاتے ہیں۔ اور تباہ ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک عارضی حیرت کو مستحق سمجھ کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح روحانی لحاظ سے ہلاک ہو جاتے ہیں حالانکہ مستحق عید

مرنے کے بعد کی عید

ہے۔ یا اس شخص کے لئے مستحق عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا۔ مگر عمل ایسے شخص نے بھی صاف نہیں ہوتے

دوسری بیوقوفی

یہ ہوتی ہے کہ لوگ عمل کو سزا سمجھتے ہیں حالانکہ اگر عمل کرنا سزا ہے تو پھر خدا بھی سزا ہے کیونکہ آخر وہی کھانا بھی ایک عمل ہے۔ پانی پینا بھی ایک عمل ہے اور کپڑا پہننا بھی ایک عمل ہے۔ مگر مہمانت میں تو لوگوں کی یہ عادت ہے کہ انہیں جتنی حقنی طاقت ملتی ہے اتنی ہی وہ کھانے پینے اور کپڑے کے عمل کو زیادہ کرتے جاتے ہیں کہ نہیں کرتے چنانچہ دیکھ کر ایک طاقتور آدمی اپنی روٹی کو نہیں

کر لیتا ہے۔ اس پر گورنر چٹرائی لڑکی چھوڑ دے اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اب میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں کہ بادشاہ مجھ سے براہ راست گفتگو

روحانیات میں

لوگ جانتے ہیں کہ ان کی غذا کا نام ہو جائے حالانکہ روحانیت رکھنے والے افراد بھی جوں جوں انہیں روحانی طاقت حاصل ہوتی جاتی ہے اپنی روحانی زندگی زیادہ کرتے جاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے۔ ایک پیلوٹان کی غذا اور پیکر کی غذا میں کیا فرق ہے۔ یہی کہ کچھ کھاتا ہے اور پیلوٹان زیادہ کھاتا ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ

روحانی پیلوٹان ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے مگر ایسی غذا ہی کے دال کھیں کیا تم نے کبھی دیکھا کہ کسی پیلوٹان نے کبھی سے دو دو چھینا شروع کر دیا ہو۔ اور وہ جیتتا ہے کہ اب چڑک میں پیلوٹان ہو گیا ہوں ان لئے میں چرخ سے دو دو پیتا ہوں۔ جب نہیں۔ بلکہ دنیا کے جسم کے ساتھ میں یہ کہا جاتا ہے کہ

پیلوٹان اور پیکر کی کیا نسبت

سے تو روحانی معاملات میں ہی کی طرف آنا بھی کسی روحانی آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تم نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک مصنف نے پیلوٹان یہ کہے کہ ایک دو دو کی کٹی ہوئی تھی سیر کرنے کے لئے کافی ہے۔ مگر پھر دو دو اور دوسری سوتی غذاؤں کی کچھ ضرورت نہیں۔ مگر روحانی معاملہ میں جہاں ان پر زور اس کا بھی الٹی تھی ان نذام سے وہ گزری دیکھا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے اب مجھے ان جمادات کی کی ضرورت ہے۔ اب خیال

جنون کی علامت

تو ہو سکتا ہے مگر عقل کی علامت نہیں کہلا سکتا۔ غرض عمل کسی صورت میں ترک نہیں کیا جاسکتا۔ نہ اس دنیا میں نہ اگلے جہان میں فرق صرف یہ ہے کہ اگلے جہان جو سمن کی مستقل عید ہوگی اس لئے معنی یہ ہوں گے کہ اب یہ

انعام ضائع نہیں ہو سکتا

اور نہ کام اس بلکہ میں نہیں چھوڑا جائے گا آخر عید کے دن خدا تعالیٰ نے کوئی نماز سعادت تو نہیں کر دی بلکہ وہ نماز اس نے زائد کر دی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی اور روحانی عید کا نام نہیں

ملکام میں زندگی کے نام سے فرض عمل کسی صورت میں چھوڑنا نہیں جا سکتا۔ نہ اس جہان میں اور نہ اگلے جہان میں۔ یاں انعام مستحق ہو سکتا ہے اور وہ بھی اس دنیا کی ہی۔ یہی مستقل اور براف ن کو حاصل ہو جو جاتا ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں زندہ رہتے ہوئے مرتا ہے جس ان کا انعام اٹھتا ہے ان کی طرف سے مستقل ہو جاتا ہے۔ مگر ایسے لوگوں پر اسی دنیا میں قوم البعث آجاتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ مہلت دی جائے تاکہ میں لوگوں کو یوم البعث تک درخاؤں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جس پر یوم البعث آجاتا ہے اس کی عید اسی دن یا اسے مستقل ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے درجہ سے گرتا نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ عید اسی دنیا میں آگئی تھی اور آپ ایسے مقام پر پہنچ چکے تھے کہ آپ کے لئے یہ ناممکن تھا کہ گمراہی کریں۔ مگر سوائے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ کی انہوں نے نماز میں ترک کر چھوڑا۔ روزے رکھنے بند کر دیے اور اسی طرح شریعت کے دوسرے احکام پر انہوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی وہ دن آیا مگر کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اشاعت دین کا کام

چھوڑ دیا۔ اور خدمت خلق ترک کر دی۔ ہم تو یہی دیکھتے کہ آپ رات اور دن برابر کام کرتے رہتے تھے پس کام چھوڑنے کا نام عید نہیں بلکہ

کام میں زیادتی اور خوشی کا نام عید ہے

چنانچہ دیکھو تو جس دن ہم عید فرض سے اس دن یا پنج نمازوں کے علاوہ ایک چھٹی نماز بھی پڑھیں یعنی پڑھتے ہیں۔ لیکن جو تکویم جانتے کہ اس سے روحانیت قوی کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کی محبت ان کو کوہ مستور قوت سے اور یہ صرف ہمارا عقیدہ ہے بلکہ ساری جماعت میں سے ایک حصہ توجہ کر کے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو دیکھ چکا ہے اس لئے یہ

زائد عبادات

بجائے بوجھ ہونے کے ہمارے لئے خوشی کا موجب ہوجاتی ہے لیکن جس سے حقیقت کا فہم نہ ہو اور وہ عید کا مطلب صرف یہ سمجھتا ہو کہ اچھے کپڑے پہننے اور منہ کھانا کھا لینا ہے۔ یہی ہے کہ اگر اچھی مصیبت آئی آگے

تو یا پنج نمازیں نہیں اور آج جو عید کا دن آیا تو پچھ نمازیں کر دیں۔ پھر اس نماز کے ساتھ خلیفہ بھی رکھ دیا۔ جو پہلی نماز کے بعد بھی جتنا وقت اتنا اپنے گھر میں صرف کر سکتا ہے۔ آنا وقت بھی نہ رہے یا اور اس میں سے بھی

ایک حصہ خلیفہ کے لئے

رکھ لیا۔ مگر یہ نادانی ہے اور ایسی باتوں کا اسی وقت خیال آتا ہے جب کام کی حقیقت ان پر واقع نہیں ہوتی روزہ لوگ جن پر

یوم بقیعوں والی کیفیت

فارسی ہوجانے وہ کام کو بوجھ نہیں سمجھتے بلکہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے باپ جی بیٹی اولاد کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو بچے بوجھ کھینچنے کے خوش ہوتا ہے یا ایک صاحب نے ڈاکٹر جو خدمت خلق میں مشغول رہتا ہے اور آج رات ہو یا دن رات ریسٹروں کو دیکھنے کے لئے جلا جاتا ہے وہ اس خدمت کو بوجھ نہیں سمجھتا بلکہ خوشی محسوس کرتا ہے یا ایک

علم پڑھانے والا استاد

جو چاہتا ہے کہ ہر وقت بچوں کو علم سکھاتا رہے اور رات دن اس کام میں لگے رہے وہ اس کام کو بوجھ نہیں سمجھتا۔ بلکہ خوش ہوتا ہے کہ اسے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ پس جب

بشارت قلب

پیدا ہوجانے تو عمل خوشی کا موجب ہوجاتا ہے اور اگر بشارت قلب پیدا ہو تو عمل تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ اور ایمان کا نام ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت قلب رکھا ہے۔ پس جسے کامل ایمان مل جاتا ہے اسے کامل بشارت حاصل ہوجاتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالْمُزَافَاتُ مَنُوقَاتُهَا شَهَاتُ شَهَاتُ كَرَمِيعِ لَوَاكٍ اَيْسے ہوتے ہیں جو عمل کرنے کے لئے بالکل اس میں محسوس ہوجانے ہیں اور ان کے دل کی تمام گہری کھلی جاتی ہیں۔ بھروسہ اس کام میں خوشی اور بشارت محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اور فرمایا یہی لوگ ہیں جو کامل محسوس ہیں۔ پس حقیقی عید ہے جب انسان کو عمل میں خوشی محسوس ہونے لگے۔ اور وہ کام کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ اسے جتن زیادہ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنی چاہئے یا

نظام سلسلہ کے لئے قربانی

کرنی چاہئے۔ یہ تمام قربانیاں اس کے دل میں راحت پیدا کریں اور اس کی خوشی اور ایمان کا موجب ہیں اور ان باتوں کے

حصول کی وجہ سے کام کو وہ دیکھنے لگے بلکہ کام میں اسے لذت آئے گی۔ یہ تمام محسوس درسی ہوتا ہے اور کھلی مستقل۔ جب عادی ہو تو اس کی مثال اس عید کی سی ہوتی ہے جو آئی اور جی جاتی ہے۔ پھر کسی کے لئے عید آتی ہے کسی کے لئے دوحید میں آتی ہیں اور کسی کے لئے ہر تھپے دن عید آجاتی ہے اور کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس کے لئے

ہر روز روز عید ہوتا ہے

کیونکہ اس کی عید ہر اگنٹوں والے دن میں نہیں آتی بلکہ اس کے لئے خدا تعالیٰ وہ دن عید کے لئے مقرر کرنا ہے جس کے متعلق فرماتا ہے

فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَارُ الْاَلْفِ سَنَةً وَمِثْلَ الْعَدَدِ ذَنْبٍ

یعنی خدا تعالیٰ کے عین کام، اپنے دن میں ہی ہوتے ہیں جو ہمارے اندازہ کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک بزرگ تھے جو دن رات خدمت میں مشغول رہتے اور اپنی روزی کمانے کا کوئی ٹکڑا نہ کرتے ایک دوسرے بزرگ نے ان کے درجہ کو نہیں سمجھتے تھے ایک دن انہیں نصیحت کی کہ آپ کو کچھ کام کی گنا چاہیے اور محنت کر کے روزی کمانی چاہیے۔ انہوں نے کہا دیکھئے صاحب میں اللہ تعالیٰ کا عہد ہوں اور اگر مہمان عہد کھانا پکانے کے تو میرا ان کی اس میں کسی شکر ہوتی ہے۔ پس اگر میں روزی کمانے کو روکوں گا تو میرا خدا مجھ سے ناراض ہوجائے گا۔ وہ بھی آخر عالم تھے یہ سن کر کہنے لگے آپ نے بات تو معقول کہی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مہمانی میں دن ہوتی ہے

آپ کی مہمانی اب بس ہو گئی ہے پس یہ مہمانی نہیں رہی بلکہ سوال ہے۔ انہوں نے کہا یہ سوال بچکانہ کے لئے جن کا دل چاہتا ہے سمجھنے کا ہے۔ پس تو اس دن کا نام ہی یوں جس کے متعلق وہ فرماتا ہے فی یوم کان مقدارا الف سنۃ مِثْلًا لِّعَدَدِ ذَنْبٍ جس دن

تین ہزار سال مہمانی کے

پورے ہوتے اس دن میں اپنا کام شروع کروں گا۔ جس کے ہنسنے یہ ہیں کہ وہ اس دنیا میں مہمان ہی مہمان تھے۔ اس مقام پر پہنچا ہوا انسان جس کو خدا نے یہ کہہ دیا ہو کہ اب تیری عید میں نے مستقل کر دی ہر قسم کے تنزیل کے خوف سے محفوظ ہوجاتا ہے

لیکن کام وہ بھی نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ ہر قسم کا عمل ہی ایسے شغف کرے جسے کام میں لذت آتی شروع ہوجائے۔

اور کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو یا پچھلے مریض کی پیکار کرتا ہے اور پھر اسے کہہ دے کہ اب جانے دو مریض کی پیکار کی ضرورت نہیں تو وہ مریض مریض کی پیکار ہی کو نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ اس کی اسے عادت ہو جاتی ہے۔ لیکن جو عادت ارٹیا یا عینوں کی ہے اس سے بہت زیادہ

نیک کام کرنے کی عادت

ہوتی ہے اور جب کسی انسان کو نیک کام کرنے کی عادت ہو تو وہ ہے اسے اور وہ پورے سے چھوڑ نہیں سکتا دیکھتے نہیں ہو

اللہ تعالیٰ کے عیبوں

پر لوگ ایمان لاتے ہیں پھر منافق انہیں مارتے ہیں۔ سنا ہے جس جہاں دتے ہیں، یا بیکٹ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس کی مجلس میں نہ جاؤ۔ گھر بھی وہ آزاد ہوتے ہیں سب کچھ چھوڑ چھڈ کر اپنے ہی کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ ایسے ایسے رکھنا کہ انہیں اللہ پر ایمان لا سکیں کو دتے گئے ہیں کہ کوئی نیک نہیں مل سکتی مگر اسی حالات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو بی ایمان کے ہاتھ پاؤں کھلے وہ دور کرنا اپنے ہی کے پاس پہنچ گئے

حضرت ابو ذر غفاری کی مثال

یہ عادت میں باقی حلقے سے جب وہ پہلے پہل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو اس وقت تک بہت تھوڑے لوگ آپ پر ایمان لائے تھے۔

سولہ سترہ کے قریب آدمی

تھے جو اسلام میں داخل تھے۔ انہوں نے کسی سون سے سون کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو آپ پر ایمان لائے آئے۔ لیکن صرف ایک یا دو رسول اللہ! میرے قہید کے لوگ چونکہ اچھا ایمان نہیں لائے اس لئے آپ مجھے اجازت دی کہ میں اپنا ایمان اس وقت تک چھپائے رکھوں جب تک کہ وہ ایمان نہیں لائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی لیکن آپ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے آئے کہ باہر آتے تو دیکھتے کہ ایک جگہ کفار کی مجلس لگی ہوتی ہے اور

مکہ کے بڑے بڑے علماء

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ ان سے برداشت نہ ہو سکا۔ اور انہوں نے زور سے کہا لا ایلہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایسے شدید اظہار کے پاس جنہیں اپنی ذات و وقت پر بھی بڑا گھٹا تھا۔ جب انہوں نے غصہ آواز سے نکل کر کھڑا ہوا تو کفار جو جوش مگیا۔ اور انہوں نے آپ کو ناسا، ناکہ آپ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑے حضرت صاحب کہیں پاس سے

گزرے تو انہوں نے کہا کہ اسے کیا غنا نہیں ہے
تہا سے پاس خدا ہے اگر تم اسے نہ
چھوڑو گے اور اس کی قوم نے اس کا ساتھ دیا
تو تہا سے پاس
خدا آنا بند ہو جائے گا

اور تم بھوکے مر جاؤ گے۔ اس نے بہتر ہے کہ
اسے چھوڑ دو۔ آخر مری مشنوں سے انہوں نے
حضرت البرز کو ان کے ہاتھ سے چھڑا دیا۔ وہ گھر
گئے اور جن دنوں گھوڑے کرتے رہے جب آرام
آگیا تو باہر نکلے اور دیکھا کہ گھار کا پھر ایک
بھس گئی ہوئی ہے اور وہ رسول کی عملی اللہ
جلد وسلم کو برا بھلا کہہ رہے ہیں انہیں پھر جوش
آگیا اور وہ بلند آواز سے کہنے لگے

اشھد ان لا الہ الا اللہ واستغفر ان
محمدا رسول اللہ

انہوں نے پھر آگ بولنا اور شدید طور پر جھجکا کر
دیا وہ پھر گھر میں دشمن کا جنوں علاج کرنے
بعد جب باہر نکلے تو اس طرح ایک اور نفس میں
انہوں نے بلند آواز سے اپنے اسلام کا اظہار
کر دیا۔ اور لوگوں نے پھر انہیں مارا۔ اب دیکھو یہ
ایک لذت تھی جو انہیں آ رہی تھی۔ اور جس کے
نتیجہ میں وہ بار بار اپنے

اسلام کا اظہار

کرتے اور بار بار لوگوں سے مار کھاتے۔ اور گو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں
اس بات کی اجازت تھی کہ وہ اپنے اسلام کو
چھپا لیں لیکن

مسئلہ لذت

کی وجہ سے وہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے۔
اور انہوں نے دہریوں کی طرح دھوکا
دیا اللہ علیہ وسلم کے زندہ میں ایک بچہ تھا
باند تیرہ سال اس کی عمر تھی۔ کہ وہ مسلمان ہو
چوگی وہ اپنے ماں باپ کا

اکھوتا بچہ

تھا۔ لیکن چونکہ وہ مسلمان ہو گیا اور اس کے
ماں باپ سخت مشفق تھے اس نے جب
کھانا کھانے کا وقت آتا تو اس کی ماں اس
کے آگے اس طرح روٹی پھینک دیتی جس طرح
کتنے کے آگے روٹی پھینکی جاتی ہے۔ بڑی میں
وہ اس سے روکھو نہ دیتی کہ اس طرح برتن
بند ہو جاتا ہے۔ آخر جب اسلام پر وہ ضروری
تے قائم رہا تو اسے ماں باپ نے گھر سے نکال
دیا اور کہا یا تو تمھ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
پاس جانا چھوڑ دے یا گھر سے چلا جا۔ اس
نے گھر چھوڑ دیا اور فریاد

جہشتہ کی طرف ہجرت

کر کے چلا گیا۔ سالہا سال کے بعد وہ واپس آیا
اس کی ماں کو بتا کہ تو اس نے کھلا ہوا ایک

تو سے ملنا چاہتی ہوں۔ مجھے اگر مل جاؤ۔
وہ چھوٹی فرما کچھ تھاب وہ اپنے والدین
سے جدا ہوا تھا۔ پھر وہ اپنے والدین کا اکھوتا
بچہ تھا۔ وہ سالہا سال اپنے گھر سے باہر
رہنے کی وجہ سے خالی کرتا تھا کہ شاید اس
کی ماں کے دل میں زری پیدا ہو گئی ہوگی مگر

جب وہ اپنی ماں سے ملنے کے لئے گیا تو اس
نے ٹرے پیادے اپنے بے کونگے لنگے لگاتے
ہوئے کہا کہ بیٹا! اب تو امید ہے کہ تم
اس عالی کے پاس نہیں جاؤ گے۔ وہ دعائی
نوراً علیہ ہو گیا اور اس نے کہا امان میں
نے تو سمجھا تھا کہ میرے دور جانے کی وجہ سے
تمہارا لیکن دور ہو گیا ہوگا مگر تمہاری کیفیت
تو اب تک وہی ہے۔ میں تمہاری وجہ سے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں
چھوڑ سکتا۔ یہ کہہ کر وہ نوجوان ہی وقت
گھر سے نکل گیا۔ اور پھر اس نے کبھی اپنی ماں
کا سرا نہیں دیکھا۔ پس

حقیقی عقیدہ

ہی ہے جس میں انسان کو عمل میں لذت
مندی ہونے لگے۔ اور وہ خدا کے لئے ہر
قسم کی قربانیوں کی آگ میں کودنے کے لئے
تیار رہے اور کبھی ترک عمل کے قریب بھی
نہ جائے۔ یہ مقام جسے کسی فریب تو کم
حاصل ہو جاتا ہے تو اسے حقیقی عقیدہ بہتر
آجاتی ہے۔ اور وہی اور بڑی مقصد
میں وہ کامیاب ہو جاتا ہے
پس کوشش کرو کہ تمہیں یہ عقیدہ بہتر
آئے اور تمہاری تمام تر لذت اور تمہاری
ساری خوشی اس بات میں ہو جائے کہ تم خدا
کے لئے

اپنا سب کچھ قربان کر دو

اور اس کی کوئی عیب نہ گھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے
ساتھ ہوا اور وہ تمہیں اس حقیقی عید سے متعلق
دے جس کے مستحق آنے کے بعد دنیا کی کوئی
تکلیف انسان کو پریشان نہیں کر سکتی

۴۔ مہی دھاریہ تفریب اختتام پذیر ہوئی

مکرم امام صاحب نے بریلہ فورڈ۔ بریلہ
اور پریسنگ کا دورہ کیا۔ بریلہ فورڈ میں
نہایت قلمی ۲۵-۳۰ نوجوان پر مشتمل
جماعت موجود ہے
پانچھٹھ برس ہمارے ایک شخص احمدی
دوست فرنیٹی صلاح الدین صاحب تھے جو
انگلستان جہاں کئی سال سے مقیم تھے۔ اور
ایڈیٹر پارکس یا ناننگی سے اسلام پر تقریر
کرتے تھے اور اس علاقہ میں کافی متصرف تھے
انہی دنوں وہ تہا گئے میں ان سے ملنا مانا اور
راجون مکرم امام صاحب اور عبد العزیز صاحب
نازخانہ کے لئے پانچھٹھ تفریب سے گئے۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام

بقیہ صفحہ اول

آپ کی انہیں میں اخوت و محبت فرمائیوں
کے لئے ایک قابل رنگ ٹونڈ ہونا چاہیے
حضرت بیس موعود علیہ السلام کا ایک فقرہ
یہاں نقل کرنا چاہیے۔ اس سے پھر کریں
کیا کہہ سکتی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-
"اس روزی سکتے کے آبا پو
اول خدا کی وجہ اختیار کرو۔ دوسرے
آپس میں محبت و بھائی داری
وہ ٹونڈ کھلاؤ کہ میزوں کیلئے
کرامت ہو"

تیسری چیز نظام کی کامل اخوت ہے
جمادی ترقی کا ماہ نظام ہی ہم ہے جس نے
نظام سے باہر قدم رکھا ہو گیا۔ اصل چیز مرکز
سے دور لٹکی ہے مرکز کے ادنیٰ سے ذوق انہم
پھر آپ کو حضور نبی کے لیے کھانا چاہیے
خواہ اس میں کبھی قربانی دینی پڑے۔

۲۸۔ ریکورڈ کو آپ لندن ایر پورٹ سے
پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ لندن کے
۶۰ کے قریب احمدی افراد نے آپ کو الوداع کہا

تبلیغ بذریعہ تقاریر

۱۔ اور مملاتی کو خدا کرنے دہری کتب آئن
W. H. & Co. میں اسلام پر تقریر کی۔ یہ عقیدہ
لندن سے ۱۰۰۰۰۰ ایل کے قریب ہے۔ تقریر
کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ بھی جاری
رہا۔ لیکن لوگوں کے پتے نوٹ کر کے مریج
بھی بھیجا گیا۔

۲۔ ۸ جولائی کو خدا کرنے ایک پارک
میں تقریر کی۔ تقریر میں بائبل کی متفاد
تغیبات پر روشنی ڈالی۔ ایک جیسائی پادری
سے بعض مسائل پر بحث ہوئی۔

۳۔ ۱۵ جولائی کو گھراہی پارک میں خاک کو
رکھنا تک تقریر اور سوالات و جوابات کا سلسلہ
لا رہا۔ اس نذر کے ایک بیرون سے بحث ہوئی
روں کیونکہ اخبار "ٹو ڈی" کے حوالہ
سے ایک جیسائی نے کہا کہ پاکستان کی
کے ایک ممبر نے یہ بیان دیا ہے کہ پاکستان
میں جیسائیت کی تبلیغ بزرگ روک دی جائے
اور قسلی مرتضیٰ سزرا کا اجراء جائے۔ اس
جیسائی نے یہ حوالہ دیکر پوچھا کہ اگر ہم اب
مسلمان ہو جائیں اور اسی وقت پھر اس
مذہب کو چھوڑنا چاہیں تو کیا آپ میں قسلی
کراہیں گے یا خاک سے اس کی تردید کی
اور اس بارہ میں صحیح اسلامی تغیبات تیار
۴۔ ۲۲ جولائی کو ایک پارک میں اور ۲۳

جولائی کو Begona Regis کے روٹی
کلب میں خاک کے تقریریں ہیں۔ جن میں سے
ایک کا موضوع تھا "اسلام ایک مذہب نہیں"
اور ۳۳ سزرا کو روٹی کلب میں "دین عالم"
کے موضوع پر اسلامی تغیبات پیش کیں۔

۵۔ مکرم سیر صاحب نے ایک مذہبی کتب میں کئی تقریر
کی اور مسیح کی آشرافی پر مذہب کا رد کیا۔ آپ نے
ہائینڈ پارک میں کئی دو تقریریں کیں۔ اور
Dramised Massiah مملاتی ایجنٹ
تعمیر کیا۔

جنرل تبلیغ

عزیز پورٹ میں متعدد میز مسوں
خلوہ کے جوابات دئے گئے۔ گئے۔ ان
ایسی کے کئی تقریریں تخلوہ کے گئے
اور وہ انٹرسٹن گزرتے ہی آئے۔ مکرم امام
صاحب نے روٹی کلب کے ایک اجلاس میں
ایک مقرر سے اسلام اور جیسائیت پر تبادلہ
خیالات کیا۔ اور انہیں مریج پھر بھیجا۔ ایسا
چیف انسپکٹر ایکٹریٹی کو اسلام اور احمیت
سے روشناس کرایا گیا۔ اور مشن آئن
نیشنل انٹورنس کے ایک انگریز کے گھر جا کر
اسے اسلام سے روشناس کرایا۔

تغیبات جمعہ و نکاح

مکرم امام صاحب نے تغیبات جمعہ میں مملاتی
کی تغیبات خصوصاً ترقی امور میان فرانسے
آپ نے متعدد تغیبات میں عزت مسیح سوجو
عید اسلام کی تقریرات کے انتہا سے ترقی
موضوع پر سنائے۔ نماز جمعہ میں ۲۵-۳۰
اجاب مشوریت کرتے ہیں۔ مفید عملی تادار
جہالت کا سلسلہ صبر کے روز نامہ تک جاری
رہتا ہے۔ نماز جمعہ کے بعد قرآن مجید اور
عشا کے بعد براہین احمدیہ کا درس بھی جاری
رہا۔ ساری نمازیں اور جماعت ادا ہوئی۔
ملازم صاحب اور ان کے مکرم غلام محمد
صاحب اختر کے نکاح کا اعلان مکرم امام
صاحب نے فرمایا۔ اس موقع پر ۵۰ کے قریب
انگریز مرد و عورتوں نے شرکت کی۔ امام صاحب
نے خطبہ میں اسلامی تغیبات و زبان عقیدہ
ازدواج بیان کیں۔ اور عورت کا مقام پر
ازدواج میں کبر و بائبل روشنی ڈالی
اور متعدد جیسائی مائوروں کے حویلی ت
پیش کرنے کے ساتھ کہ عورت کو اس کا صحیح
مقام اسلام نے ہی دیا ہے (اقی کامل سکریر)

اخبار بدر کی ملکیت و دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس ریزولوشن ایکٹ فام ۴ قاعدہ نمبر ۶

- ۱- مقام اشاعت: قادیان
 - ۲- ترقی و اشاعت: ہفتہ وار
 - ۳- پبلشر اور پبلشر: ملک صلاح الدین ایم۔ اے
 - ۴- قیامت: سندھستانی
 - ۵- ایڈیٹر کا نام: محمد احمدیہ قادیان
 - ۶- اخبار کے مالک فریادار کا نام: محمد حفیظ نقا پوری
- میں ملک صلاح الدین اسحاق کرنا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم کا تعلق ہے صحیح ہیں۔
- ملک صلاح الدین ایم اے
پبلشر اخبار بدر قادیان۔ ۲۸ فروری ۱۹۷۲

مطلع رہیں آپ کا چندہ اخبار بدر ۲۸ فروری سے ختم ہے

نمبر ضروری	نام فریادار	نمبر ضروری	نام خیرہ
۱۰۸۲	محمد سید محمد حسین الدین صاحب	۲۱۰۰	مکرم محمد حسان صاحب ماڈرن
۱۰۲۲	خواجہ غلام محمد صاحب ہڈی پور	۱۰۱۰	محمد رفیق صاحب مدراس
۱۰۶۰	سید عبداللہ صاحب	۱۰۵۲	ظہور حسن صاحب دانی رائے پور
۱۰۰۸	سیکھ محمد حسین الدین صاحب کھنڈ		مدتھہ بدیش
۱۲۶۳	غلام احمد صاحب ایم اے	۲۲۰۴	عبدالسلام صاحب حیدر آباد
	غافل ریڈیو کھنڈ	۲۱۰۳	موسیٰ محمد سلمان صاحب منگل
۱۰۹۲	سیکھ محمد احمد صاحب کرونل	۲۲۰۵	انجارج صاحب سجدو ڈوان
۱۵۴۸	محمد منہ علی صاحب چڑچڑ		ضلع محبوب نگر اندھارا
۲۲۲۹	محمد صدیق صاحب کان پور	۱۰۹۱	ذاتی حکیم الدین صاحب علی پریکھنڈ
۲۱۰۹	سید عبدالرزاق صاحب بنگلور	۲۱۰۵	ذاتی حبیب اللہ صاحب
۲۲۱۵	محمد صاحب سید نذیر احمد صاحب	۱۳۴۲	شمس الحق صاحب پیکال
	سرسنگر	۲۱۰۸	ایس ایس ایس صاحب ساگر
۲۲۱۷	ایس اے منہ صاحب گاماری	۱۷۱۸	سید غلام ایلم صاحب اوبہ پل
۲۲۵۰	شاہ سکندر انڈیا کھنڈ		کھک۔ اوبہ
۲۲۱۲	ڈاکٹر ایم حسن صاحب سہارنپور	۲۱۰۰	کریم حفیظہ انصاریہ معروف
۲۲۴۰	سید محمد احمد صاحب کولہ پور		پوسٹا سٹریٹ صاحب بیج ہاڑہ کشمیر
	آندھرا		مینجر سدر قادیان

اس کو باقی تمام ادا کیا ہے
غالب کر کے رکھا ہے
پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
تو قی اکلھا کل جین باؤن
رہا
کے صحابہ اسلام کی برتری میں کسی ایک
بھل جیش کے جمن میں سے ایک زندہ
نٹن ہم میں اب بھی موجود ہے یعنی
حضرت مرزا بشیر الدین صاحب
خلیفۃ المسیح الدینی صاحب مولانا
کی ذات بابرکات۔ متعنا اللہ بطلون
حیاتہ۔

زندہ مذہب ہے تو وہ صرف اور صرف
اسلام ہے کیونکہ وہ اپنی بنیاد صرف
اسلاف کے واقعات پر نہیں رکھتا۔ وہ
دیگر مذہبوں کی طرح یہ نہیں کہتا
کہ پریم سلطان ہوگا بلکہ ہر زمانہ میں وہ
اپنے نامہ چل رہا ہے اپنے متبعین کو
یہ رت دیتا ہے کہ کامل اطاعت اختیار
کرنے والوں کے لئے ابھی نبوت اور حقیقت
سٹیڈیٹیٹ تھا جس کے دروازے کھلے
ہیں۔ یہ اس کا طرفہ امتیاز ہے جس سے
دیگر مذہب محروم ہیں۔ اس نام کا زندہ
نبوت خود صلیع سعید ایدہ اللہ تعالیٰ کی
ذات گرامی میں جلوہ گرہا۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے کہ
کوئی مذہب نہیں ہے اور نہ کوئی مذہب
یہ فرمایا ہے کہ ہم نے
ہم نے اسلام کو فروغ دینے کے لئے
توڑے اور ٹھوکر کھینچا ہے
اور وہ لوگ جو انہیں ٹھوکر کھینچا ہے
کوئی دکھلائے اور انہیں کو چھپایا ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان
اشاروں میں اسلام کی برتری کا ایک کھلا
جلیق موجود ہے کہ اسے غیر مذہب کے حساب
نہا ہے اس صورت تعاقبی اور لائی ہو گیا
ہے۔ برائی کیا ہوں گی دنیا میں ہر مذہب
مذہب کی عمارت کھڑی ہے۔ ان میں صرف
رہائش اور مجاہدوں کی پیش ہے جس سے
خود کے لئے بلند نہیں ہو سکتے تو غفلت کرنا
کو ضرور کریں۔ کیونکہ ان کی شان تو
نہ ان کے کم کے الفاظ میں ہے کہ وہ
کلمۃ حبیبہ کشفۃ حبیبہ جنت
جن فوق الارض ما لہا من نذر
(ایم ایم ۲۰)

یعنی ان کی شان تو ایسے بدیہت درخت
کی سی ہے جو زمین سے اٹھ گیا ہو اور جس
کے لئے کوئی جانے کے لئے نہ ہو۔ ایسے درخت
جس بھلا پھل کہاں سے لگ سکتے ہیں۔
مگر ہاں صرف ایک دین اسلام ہی ہے
جس کی جڑیں ایک طرف تو زمین کی گہرائیوں
میں ثابت ہیں اور دوسری طرف آسمان میں
آسمان پر پھیلی ہوئی ہیں اور یہ بات ہر
ہے کہ جب زمین سے بھی غدا مل رہی ہو اور
آسمان کی نفاذوں سے نازہ ہوا میں بھی اس
کو میسر ہوں تو پھل بھی ضرور لگے۔ اسی
طرح اسلام بھی اپنے پیروں کو شیریں اور
نڈیہ چھل ہر وقت دیتا ہے۔ اور یہ اسلام
کی ایسی زبردست توفیق ہے جس سے
دیگر مذہب کے محدثوں کے علم پر سرنگوں
ہو گئے مضمون اس حالت میں کہ آپ نے
بڑے زور سے اس حقیقت کا اعلان کیا اور
نہا یا اگر کسی کو اس کے خلاف دعوئے ہے
تو میرے مقابل پر آکر دیکھئے۔ مگر ابھی
غیرت دلائے کوئی مقابلہ نہ ہوا نہ چہ
اس کا اظہار آپ نے یوں فرمایا ہے

سید موعود علیہ السلام کھسارت کا ایک
جین نبوت ہے۔ یہ محض قیاس آمانی نہیں
کیونکہ یہ ایک عظیم الشان غیب کی خبر ہے
بڑھاپے کی نشانی میں کون کہہ سکتا ہے کہ
اس کے ہاں ضرور اولاد ہوگی۔ اور اگر اولاد
ہوگی تو زندہ رہے گی اور زندہ بھی رہی تو
وہ میں ہے یہ وہاں پائی جائے گی۔ حالانکہ
ہمارے مذہب میں یہ امر باہر آتا ہے
کہ جبروح النبی من المیت وخرج المیت
من النبی۔ بلکہ بعض نبیوں کے ساتھ بھی
ایسا معاملہ پیش آیا ہے۔ لیکن یہاں کمال
غدا سے اور نہایت ہی پر شکرت الفاظ
ہیں یہ دعوت لیا گیا ہے کہ جیسا مگر ایسی
مہربانی ہے۔ سخت زمین و زمین کا علوم
کا ہر ذرات سے چمکے جانے کا۔ زمین
کے گہرائیوں تک شہوت پائے گا۔ جیسا کہ
نہیں یہ خاندانے کی مہربانان قدرت
کا ایک مہربانان نشان ہے جیسا کہ
کہہ رہا ہے کہ مرزا غلام احمد انبی اور اسلام
اپنے دعوئے میں ہے جس کا
کافی ہے۔ چمکے اور اگر کوئی ہے
اسلام کی برتری اور آداب میں اگر کوئی

پھر فرمایا ہے۔
یہ جہیز کا کہ متبطلہ حبیبہ
اس عداوی الہام نے وہاں ج
پہنچے میرے سامنے پیش کی جانی
تھی اور جس کا جواب دینے سے
پہنچے طبیعت انقباض
کھنڈ کی کرنی تھی آج میرے
سے ہانکلی جل کر دی ہے۔ یعنی
اس انعام الہی سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ وہ بائیس گوی جو
مرصع موعود کے متعلق ہے
اللہ تعالیٰ نے میری ہی ذات
کے لئے مقدر کی ہوئی تھی
دخیزہ مندرجہ الفصل پنجم فروری ۱۹۷۲

حضرت مسیح موعود
ظہور حضرت

تسط سوم

اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اسکے ذرائع

مرتبہ محکم مولوی عبداللطیف صاحب ملکانہ مولوی فاضل - قادیان

عربی تالیفات

حضرت مسیح موعود
عبدالسلام مکی شہود

مدد کے تعلیم یافتہ تھے۔ مولوی لیاقت کے استاد آپ کی تعلیم کے لئے دیکھے گئے تھے۔ جنہوں نے عام عربی اور کتب کا پکا علم حاصل کیا۔ عربی کو پڑھایا۔ علاوہ ازیں آپ کبھی عربی محاکم میں نہیں گئے تھے۔ اور نہ ایسے مشہوروں میں رہے جہاں عربی کا پورا پورا ہونا۔ دیباچہ زندگی میں مولوی کتب کے پڑھنے سے جس قدر علم ایک عام انسان حاصل کر سکتا ہے اسی قدر علم آپ کو حاصل تھا۔ چنانچہ ایسے حالات میں آپ نے اپنی کتاب "تیرا میں احمدیہ" تالیف کی۔ اور اس میں اسلام کی ضرورت، اسلام کی صفات، قرآن کی تعینیت، خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی خالقیت و مالکیت پر محسوس مضامین نسبتاً لطیف پیرایہ میں تحریر کئے اور انہیں عربی اور اس کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ اور اس ہزار کا چھپنے اور کوئی عربی ہوا بھی اس کتاب کی مشق اگر کیے گا تو وہ انعام والا کامی ہوگا۔ مگر باوجود بار بار چھپنے کے کوئی مقابلہ کی کتاب نہ لاسکا۔

پھر آپ نے اپنی کتاب "آئینہ کائنات اسلام" میں ایک عربی خطا شائع کی اور مولوی لیاقت کو اس کے مقابلہ میں لکھنے کے لئے کہا مگر کوئی شخص اس کی مشق کتاب نہ لکھ سکا۔ پھر آپ نے ایک کتاب "امی ناسیح" لکھی اور چھپنے والی اس کا وجود ان کتب کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ حتیٰ کہ بعض کتب عربی کے مقابلہ کے لئے لکھی گئیں مگر وہ بھی جواب نہ دے سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کے مقابلہ کر سکتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ہی بات میں چالیس ہزار عربی کے کتب لکھائے اور اللہ تعالیٰ کے خاص تاہید سے حضور نے یہ کتب تالیف فرمائی۔ پھر آپ نے عیدالاحد کے بعد پورا ایک عربی میں خطبہ دیا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں ایسی صفات و بلاغت جیسے کہ مخالفین درپردہ حیرت میں پڑ گئے۔ اور مسابقتی آپ نہ لکھ سکے۔ پھر حضور نے آپ کو اپنا بیٹا بنا کر کہا۔

يَا اَحْمَدُ بَارِكْ اللهُ فِيكَ حَارِصِي
الرَّحِيْمِي وَكَرَّمْتَ اللهُ وَجْهِي الْوَكِيْلِي
مَنْ الْعَرَبِيْنَ لَيْسَ ذُو رَحْمَةٍ مِثْلِي
أَنْدَرِي اِيَّاكُمْ وَتَسْتَبِيْنِي مِثْلِي
اَلْحَمْدُ لِمَنْ فَخَّرَ اِيَّكَ وَرَأَى
اَوَّلَ الْمَسْلُوْبِيْنَ
(ترجمان احمدیہ ص ۳۰۴)

یعنی اے احمد! اللہ نے تجھے برکت دی ہے۔ پس جو اور تو نے دین کی خدمت میں جلا ہے وہ تو نے نہیں جلا۔ بلکہ دراصل خدا نے جلا ہے۔ خدا نے تجھے قرآن کا علم عطا کیا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو ہر شے سے کہے جن کے باپ رازے پریشانی میں کئے گئے اور انگریزوں کا راستہ واضح ہو جائے۔ لوگوں سے کہو کہ مجھے خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لا رہا ہوں۔

اس وعدہ الہی کے مطابق آپ کو اللہ تعالیٰ علوم آسمانی کا علم دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں تائید و نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ آپ نے اس میں عملی فن کا اپنی محنت کتب میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔ "مگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت و فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک جھگڑ کو اختیار کرتا ہوں کہ اس عربی مکتوب (ترجمان) کے مقابلہ میں کوئی رسالہ التزام و نغمہ و ترشہا کے اور ایک ہادی زبان والا عربی ہر قسم لکھا کہ اس کی تصدیق کر کے تو میں کاذب ہوں؟"

(میسرہ ایم ایم)

پھر فرماتے ہیں۔
"میں قرآن شریف کے ترجمے کے قائل ہوں عربی فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے"

(مردودہ الافام ص ۳۲)

پھر فرماتے ہیں۔
"ہمارا تو یہ دعوئے ہے کہ مجھ سے کہہ دو خدا تعالیٰ نے آپ سے اس وقت سے دعا کی ہے کہ آپ کی حالت ملی ہے" صحافت و عقائد قرآنی کو اس پر پورا ہونا بھی دوسرا ہر نبی کی ہر کہی۔"

(ترجمان مسیح ص ۳۰۴)

خدا کی نصرت کا
عملی نظریہ

آج سے اسی سال قبل ایک گم بسنی کے ایک گم شخص پر چار ہفتے تک اور ان نظریوں پر بیٹنگوں کے پورا ہونے کا بظاہر حالات کوئی

امکان تھا نہ آپ کوئی خاندانی میرزا زادہ تھے اور نہ کوئی سند یا فتنہ تھے کہ اپنے سوا بیاد علی پر ہی بھروسہ کر سکتے۔ اور نہ ہی آپ کسی جگہ کے حاکم تھے کہ اس وقت حکومت کے زیر اثر ہزاروں لوگ آپ کے تابع ہو کر احکام بجالانے میں ہمہ تن سعادت ہو جاتے۔ اور ان میں لفظ لنگاہ سے بھی دکھا جائے آپ ایک گم نام انسان تھے۔ جسے کوئی خاص شہرت اور توت و مقدرت حاصل نہ تھی۔ اور مریض عالم ہونے کا کوئی سامان یا وسیلہ میسر نہ تھا۔

مگر وہ خدا جس نے حضرت باقی سلسلہ احمدیہ کو ایسی ہی دینوں کی نہیں اور جس نے آپ سے دعوئے ماموریت سے منہ ہی ہر بائیں احمدیہ میں یہ اعلان کر دیا تھا، اگر جب یہ پوری ہوں تو اللہ شہدوں اور قیام ہی حق کی تقریر سنائیں۔ اور وہ یقین دل سے سمجھ لیں کہ یہ کاروان انسان کی طرف سے نہیں ہے۔ اس جی و تبسم اور قادر و توانا خدا نے ان تمام باتوں کا ایک ایک لفظ آپ کی زندگی میں ہی پورا کر دکھایا۔ اور اس شان سے پورا کر دکھایا کہ معاندین یا کفار ملتے رہ گئے اور حق کے قاب و جوت و رجوت آپ کے سلسلہ میں داخل ہونے لگے۔

چنانچہ آپ کے دعوئے ماموریت پر مختلف مذاہب کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہر طرف سے تپ کرنا کام کرنے کی سر توڑ کوششیں کی گئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب شہود اور معائب کے طوفانوں سے حسب وعدہ ہر طرح آپ کو محفوظ رکھا۔

پھر جو یہ خلق کا ایسا فطرت نشان تھا وہ دنیا والوں نے دیکھا کہ قادیان کی درویشانہ رنگام بسنی مریض خاص دھام نہ لگی۔ اس کثرت سے لوگ آئے کہ ان واقعات قادیان اور شاد کے درمیان کے راستوں میں گزرتے پڑ گئے۔ پھر آپ کی شہرت نہ صرف اندرون ملک میں پھیلی بلکہ یورپ و امریکہ کے اجابات میں بھی آپ کے دعوئے کا پورا پورا اور اس کثرت سے ہوا کہ دنیا میں ایک مشہور ہو گیا۔ اور یورپ کے بادلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر برصغیر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی جو بنیاد پڑی ہے کہیں وہ عیسائیت کے لئے عذو کا موجب نہ بن جاتے۔

حضرت مسیح موعود
چنانچہ حضور نے
میں دنیا بھر کے
نامور پارٹیوں
کی نشانی میں ایک شہرہ کا فرانس میں ہی

انہوں نے عیسائیوں کو خیردار کرتے ہوئے کہا کہ:-

"آج اسلام میں حرکت کے آثار سب سے نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں سے جو اس راہ برضام طور پر صاحبِ تہذیب میں معلوم ہوا ہے کہ سندھوستان کی برافروزی مملکت کے بہت سے حصوں میں اور خود ہماہم اپنے وطن یعنی اس جزیرے میں ایک نئی قسم کا اسلام ابھرا ہے۔ اگرچہ یہ اسلام ہمارے خداوند مسیح کا ذکر ان تمام کے ساتھ کرتا ہے اس ہر یہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلے کی نسبت بہت بڑھ کر خدا کی وحدانیت پر سنی ہے۔ یہ بہت سے ایسے عقائد و دروسات کا مخالف ہے جن کی وجہ سے اسلام کو ہم قابل نفرت قرار دیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود اس میں جو کچھ عقائد اور تہذیب حاصل ہے وہ کسی صورت پہلے کی نسبت کم نمایاں اور کم اہم نہیں ہے۔ یہ تہذیب آسمانی نسبت سخت کی جاسکتی ہے۔ مزید برآں یہ اسلام اپنی نوعیت میں کچھ کم چارہ نہیں ہے اور انہوں کی بات یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لئے خدا کرے کہ ان کی تعداد زیادہ نہ ہو۔ یہ پہلے سے کہیں بڑھ کر دل کسی کا حاصل ہے۔"

(دی انٹرنیشنل رپورٹ آف دی سٹری کچرلس سن ۱۹۰۳ء ص ۱۷۷)

پھر فرمادہ کریں گے سورہہ بکیم چون
اِنَّ اِسْمَ اِلٰہِ اِسْتِ اِسْتِ مِنْ حَضْرَتِ باقی سلسلہ احمدیہ کے مستحق تھکتے ہے:-

"معلوم کہ وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابل میں اسلام کی کی ہیں۔ ذاتی بہت ہی تعریف کا مستحق ہیں اس نے سائڈو کا انکسار رنگ ہی بدل دیا اور ایک جلد پڑھ کر چمکی جیسا کہ ہندوستان میں تمام کوئی نہ بحیثیت مسلمان ہونے کے بعد محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی شے سے بڑے آریہ اور کسی شے سے بڑے پارٹی کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتے۔ مگر یہ مرحوم جن کی لقا گواہی کے طور پر اس قدر توت لکھی کہ آج سارے پنجاب میں جگہ جگہ ہی ہندو ہی اس وقت

مالی سال ختم ہو رہا ہے

اجاب و عبدیداران جماعت کی خاص توجہ کے لئے اعلان

صدر انجمن احمدیہ تادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب بونے دواہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے اجاب جماعت کو جانے کے لئے اسے ذمہ کے جملہ چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری طور پر توجہ ہوں اور عبدیداران مال کا فرض ہے کہ وہ تمام وصول شدہ چندوں کی رقم ۲۵ مارچ سے قبل ہی مرکز بھجوانے اور آخری تاریخ تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو کر متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ اگر کوئی رقم ۳۰ مارچ تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ ہو سکی تو وہ اگلے سال میں محسوب ہوگی اور جماعت کے ذمہ اس سال کا تقاضا رہ جائیگا۔

اس عرصہ میں چندہ جات کی وصولی کے لئے غیر معمولی کوشش اور جدوجہد درکار ہے کیونکہ ایک بہت ہی مختصر کی بجٹ لازمی چندہ جات پر مبنی ہے۔ جماعتوں میں اعلیٰ افسران اور شوقی کی روح پیدا کرنے میں مقامی عبدیداران کا بھی بہت دخل ہے۔ اگر عبدیداران خود اپنا حصہ عملی نمونہ پیش کریں اور مشورہ نگاہ میں دستوں کو متحرک فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی چندہ جات کی پوزیشن کافی بہتر ہو سکتی ہے۔ پس جن عبدیداران نے سال کے دوران میں پوری توجہ اور کوشش سے کام لیا ہے ان کو جانے کے اب اس کی سلامتی کریں۔ اور جن عبدیداران نے سال بھر شوق اور محنت سے کام کیا ہے وہ اس جیسے ہی مزید جدوجہد کے ذریعہ نواب گامین اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

بجٹ کو یوں کرنے کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز ہرگز کا منہ نہ ذہل اور اللہ اجاب جماعت کی خاص توجہ اور عملی کوشش کا مستحق ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

”میں ایسے چندہ کا قائل نہیں ہوں کہ وعدہ (بجٹ) تو لکھ دیا اور کچھ نہ نکلتا۔ بت ہو کر ہو۔ یادہ پائیاں لگائی جا رہی ہوں۔ اخبارات میں اعلانات ہو رہے ہوں اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خوش نہیں رہتا۔“

”تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی اہمیت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔“

جماعتوں کے سیکرٹری مال کو دوسرے کی وصولی چندہ جات اور تقابلی پوزیشن سے اطلاع دی جا رہی ہے۔ ابھی تک تدریجی بجٹ کے مقابلے پر اصل آمد لازمی چندہ جات میں کافی کمی ہے۔ اور بعض جماعتوں کی وصولی یا مجموعہ بار تو جہ دلانے کے برائے نام ہوتی ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اجاب جماعت عبدیداران مال اور ملحقہ کے مبلغ صاحبان اپنی اپنی جماعت کی کمی یا کمزوری کو کرنے کی نگر کریں۔ اور سال کے آخری دواہ میں خاص توجہ سے سو فیصدی وصولی کے لئے فوری کوشش کا ثبوت دیں۔

بالآخر وعدہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ اجاب جماعت اور عبدیداران کو مالی ترقی کے میدان میں اپنا قدم اگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ اور ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

ناظریت المال تادیان

تحریک جدید دور دوم انیس سال

موجودہ سال تحریک جدید کے دور دوم کا انیسواں سال ہے جو اکتوبر ۱۹۴۳ء میں ختم ہو جائے گا۔ اور اس طرح دور اول کے انیس سال ختم ہونے پر دور اول کے تمام کاموں کو ختم ہونے پر ایک باؤگاری کتاب شائع کی گئی تھی اسی طرح دور دوم کے انیس سالہ مہم پر بھی ایک باؤگاری کتاب شائع ہوگی۔ اللہ و اللہ۔ اس سے

۱۔ جن اجاب اور سنیوں کے ذمہ گذار شدہ سالوں کا تقاضا ہے وہ جلد از جلد اپنی اکتوبر ۱۹۴۳ء سے قبل ادا فرمائی تاکہ تمام کاموں کو ان کے نام اس باؤگاری کتاب میں شائع ہو سکیں۔

۲۔ جو اجاب اس سے پہلے بے روزگار تھے اور وہ اس غنیمت ان محسوسات میں شامل نہیں ہو سکے وہ انیس سال کا چندہ یکجہت ادا کر کے اس سارے تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یادہ فرمان جو کسی وجہ سے پہلے اس سارے تحریک میں حصہ نہیں لے سکے وہ تمام سالوں کا چندہ ادا کر کے اپنے نام کو باؤگاری کتاب کے ذریعہ سے فائدہ چاہ رہے ہوتے ہیں۔

دیکھیں المال تحریک جدید تادیان

تقریر عبدیداران جماعتیہ امداد

یہ تقریر روزہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۳ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ تادیان

- ۱۔ پیرائوشل انجمن جموں
صدر بانی امیر
مکرم بابو محمد یوسف صاحب آف جموں
سیکرٹری اور عامہ
خواجہ محمد صدیق صاحب خانی پور
سیکرٹری مال
عبدالحی صاحب قائم چاکوٹ
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت
محمد شفیع صاحب چاکوٹ
نائب سیکرٹری اور عامہ
محمد حسین صاحب چاکوٹ

۲۔ منظرہ پور (بہار)

- صدر
سیکرٹری مال
۳۔ ڈوٹان (تعلقہ آٹھاکوڑ۔ ضلع محبوب نگر۔ ننڈھرا)
پریذیڈنٹ
سیکرٹری مال
۴۔ کینتھا سندھ ریلوے ڈاکھانہ سندھ ریلوے ضلع مرشد آباد بنگال
صدر
سیکرٹری مال
تبلیغ
- مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب ایم بی بی ایس (بھارت میڈیکل سائنس) سید داؤد احمد صاحب
مکرم عبد الرحمن صاحب
یوسف علی صاحب
محمد احمد صاحب
علیم الدین صاحب
محمد رشید الدین صاحب
مکرم غلام مصطفیٰ صاحب
سولی جہاندار حسین صاحب
محمد ہارون صاحب

پروگرام دور مولوی محمد علی الدین انسپکٹریٹ المال

جماعت ہائے احمدیہ اڈیسہ مغربی بنگال۔ بہار۔ یوپی۔ ۱۰ آگست ۱۹۴۳ء

نمبر	نام جماعت	تاریخ	تاریخ	کیفیت
۱	گڑول	-	-	۱۰
۲	بھڑی	۱۲	۲	۱۳
۳	کیرنگ درگاؤں	۱۵	۵	۲۰
۴	نیا گودا دھانگواڑا	۲۱	۲	۲۳
۵	کنگ سچ او۔ ایم پی	۲۴	۴	۲۸
۶	چھوڑواڑ	۲۹	۱	۳۰
۷	گڑا پی سچ اکر چند	۲۱	۲	۲۶
۸	بنگال	۲۳-۲۴	۳	۵
۹	کوٹ پاد	۵	۱	۶
۱۰	سہیلپور	۷	۲	۹
۱۱	کھک	۱۰	۱	۱۱
۱۲	سری پور	۱۱	۱	۱۲
۱۳	بھویشپور	۱۲	۱	۱۳
۱۴	سوکڑہ	۱۳	۲	۱۴
۱۵	سرونا گڈوں	۱۴	۱	۱۸
۱۶	کیندھہ پاڈا	۱۸	۱	۱۹
۱۷	بھدرک سچ سورڈ	۱۹	۲	۲۱
۱۸	کھکتہ	۲۲	۰	۲۴
۱۹	بھرت پور	۲۴	۱	۲۸
۲۰	گھنڈ	۲۸	۱	۲۹
۲۱	درہوٹ	۲۹	۱	۳۰
۲۲	چندنی	۳۰	۱	۱۶
۲۳	کھکتہ	۲۳-۲۵	۳	۳

خبریں

مٹان۔ ہر مارچ۔ سندھ ٹیکسٹ بک کے اہلکار دی ہے کہ سکو میں جینی سفارشی نائیدوں سے ان سفارشی کی نواں تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے جن میں کرسٹین کی لیکچر پبلشرنگ کمپنی کی ہے۔ سپیل ڈی کے اس ایڈیٹر دیل کارجم تمام متعلقہ اٹھاروں کو مہیا کر دیے گئے ہیں۔ روس پر چین کے ساتھ تعلقات میں بے وفائی اور زبردستی دھکے کا الزام لگایا گیا ہے۔ روس آسام سیکورٹی سلسلے پر شکر دیا ہے کہ وہ ننگ میں روکر پھر زیادہ سنگین حملے کے مہیا کیے۔ اب جینی بہ بات یعنی بنا چاہتے ہیں کہ روس اور دیگر کیونٹس ملک کے عوام ان کے نظریات کو اچھی طرح سمجھیں۔ ان کے یہ دیکھنے کا مقصد ہے کہ کمرنگ ٹیچنگ اور ان کے بائینوں کو گدی سے اتار جائے۔ ایسی اشتعال انگیز کارروائیوں سے روس اور چین کے مابین تعلقات میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔ سکو میں کرسٹین کے خلاف لکچر کی تقسیم کی بنا پر شاید روس چین سے یہ بات کر دے کہ وہ چین سے اپنا سفارشی لے لے۔ سکو میں سفارشی لے لے گا کہ اس جھگڑے کے دونوں دیشوں کے تعلقات پر پہلے ہی کافی مہا اثر چکا ہے۔ اور روس نے چین کی مدد کر دی ہے۔ اور تجارت لگادی ہے۔ خیال ہے کہ کمرنگ ٹیچنگ اب چین کو برسر پاں کی پہلاں روک دی گئے۔ اور کرسٹین کو سخت سختیوں سے سامنے چھوڑنے کے متعلق بیان دی گئے۔

نیو وی۔ ہر مارچ۔ پاکستان اور چین کے مابین منظور شدہ ٹیکسٹ بک کے سلسلہ میں جو معاہدے طے پایا ہے بھرت نے اس سلسلہ میں چین اور پاکستان کو پورٹ ٹورٹ ٹورٹ بھیجنے کے معاہدہ اتحادی سہا کو بھی ایک مشکافی مراسلہ بھیجے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ چین اور پاکستان کا یہ معاہدہ سراسر غیر قانونی ہے نیو وی۔ ہر مارچ۔ آج لوگ سہا میں وزیر دی ج نے بتایا کہ حکومت نے سلسلہ افواج کو جو پھر پھینا دیوں سے پس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تاہم انہوں نے مقررہ معاہدہ میں حکومت کے بیان کی تصدیق کا اہتمام کرنے سے انکار کر دیا۔

نیو وی۔ ہر مارچ۔ وزارت خروار کے سیکرٹری جنرل شری آری نے ہرنے نے وسط مشرق اور شمال مشرق کے دورہ سے واپس آکر اجنبی بندوں کو بتایا کہ کمرنگ ٹیچنگ اگر بھارت کے دورہ پر آئی تو ان کا بھارت سرگت کیا جائے گا مگر اس میں مستحق قربت میں ان کے بھارت آئے گا کہ انہوں نے نہیں ہے۔

جناب سزا کیوں اور جناب بخشش کی کیا تہمید میں آمد

حصارے خاص نامہ لگا کر

اندرس۔ ۱۶ فروری۔ آج ۱۶ بجے بدوہر جناب کی علم جامعہ فخر اعظم ریاست کشمیر اور جناب سردار پرتاب سنگھ صاحب کیوں وزیر اعلیٰ جناب کی تقاریر کہیں باخبر سراسر میں جس میں ایک لاکھ سے زیادہ ایم این اے شہر اور جناب کے دیگر ملازمتوں سے آئے ہیں۔ انہوں نے مل ہوئے جناب بخشش صاحب نے شہر کے باشندوں کی طرف سے ایڈریس کے جواب میں تقریباً پندرہ گھنٹہ تقریر کی جس میں کشمیر میں اپنے موقف اور ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے اوٹ تعلق کا پھر مذکورہ الفاظ میں اظہار کیا۔

اس سے پہلے کشمیر و اس میں کئی دفعوں نے جناب بخشش صاحب سے ملاقات کی۔ احمدیہ جماعت قادیان کے ایک وفد جس میں محترم صاحبزادہ مرزا امجد صاحب ناظر موصوفہ و تبخ۔ محرم شیخ عبدالکبیر صاحب عاجزی بی اے ناظر صیت المال۔ محرم مولوی برکت احمد صاحب ملکی بی اے ناظر اور محرم اور محرم ملک صلاطین الدین صاحب ایم اے شامل تھے۔ یہ بھی جناب بخشش صاحب سے بعض جماعتی امور کے متعلق بات چیت کی۔ جناب بخشش صاحب نے ہمدردی اور توجہ سے تمام باتوں کو سننا اور صحیح الامکان مدد کرنے کا وعدہ فرمایا۔

عید الفطر کے موقع پر بدوہر پتہ عمرانہ

حصارے خاص نامہ لگا کر

قادیان۔ ۱۶ فروری۔ آج جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے قادیان کے سرگز فرسٹ ایجاب کو جید الفطر کی خوشی میں فرحت گرز سکول کے صحن میں دعوت عید الفطر دی گئی۔ اس میں بچوں کی قریب موزین مختلف طبقات کے شامل ہیں۔ جن میں بیو سیکل کبھی کے عمران اکا ج کے پرنسپل اور بعض بدوہر پتہ صاحبان۔ نیز مقامی سرکاری افسران اور محکمات کے ذمہ داران لیکن شامل ہوئے اور دوست ناچول میں باہت ہوئی ہیں۔ جناب لہائی صاحب نے اس موقع پر فرسٹ فرم میں کی طرف سے جماعت کو جید مبارک کبھی اور دلکش شکر یہ ادا کیا۔ نیز کہا کہ یہ ہمارا فرخ تھا کہ بیکر کی خوشی میں ہم احمدیہ ایجاب کو مدعو کرتے ہیں لیکن احمدیہ ایجاب نے اپنی بھینٹ کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ لہائی صاحب کے باب میں محرم شیخ حیدر احمد صاحب عاجز ناظر صیت المال نے سب دوستوں کا شکر ادا کیا گذشتہ سال بچپن کے پروگرام کے سلسلہ میں سرکاری افسران عید الفطر کے سونڈر قادیان آئے تھے اور اسی طرح ہندوستان کے مختلف حصوں میں عید الفطر کی تقریب میں شمولیت کی گئی تھی۔ لیکن اس دفعہ سرکاری افسران کی طرف سے تقریب میں شمولیت کا کوئی پروگرام نہ بنا یا گیا۔ حالانکہ ایسے پروگرام کی صورت میں موثر ہو سکتے ہیں کہ لمبا وقت تک اور سونڈر ان برص کیا جائے۔ ورنہ فرخ زمانہ مناسبات کا زہر وقتی پروگرام سے دور نہیں ہو سکتا۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب خطاب

بقیہ ص ۱

عزت لباس میں نہیں۔ زرد چوہا میں نہیں بلکہ عزت اس نیک جذبہ کے ماتحت ہی نوجوانوں کی خدمت کرنے میں ہے جو جماعت کی دولت دلی میں پیدا کر لینے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ پس اس بڑی دولت کو نازہ سے زیادہ اپنے دل میں جمع کر لینے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی ٹنگ نہیں کہ جس قسم کی زندگی آپ لوگ گزار رہے ہیں یہ انبیاء کی زندگی ہے۔ اسی طرح کی زندگی میں آپ ہی نوجوانوں کی

زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکتے ہیں۔ بلاشبہ اس شخص سے زیادہ کوئی خوش قسمت نہیں جس کو ایسی خدمت میسر آجائے!! اس طرح کے ایمان اور نواہد نہایت روج پر درجناب کے لیکچر ایسی ہی دہا ہوئی اور ۱۶ بجے رات کو ہر جلسہ پورے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ان تمام خوبیوں کا اہل بنائے آمین تم آمین

مٹان۔ ہر مارچ۔ قادیان قادیان کے سب سے بڑے شہر کے مختلف حصوں میں ایک وقت ۱۵ روزہ فز پر چلے گا۔ مارگنگ لکھی ہوئے ہزاروں روپے سالانہ قیام سے لے کر ایسی گزراں اور ماسک سالانہ شامل ہے

اسلام کی نشاۃ ثانیہ

بقیہ ص ۱

ایک پاک جماعت کا قیام فرمایا ہے اور اسی کے فضل سے اسے توفیق ملی ہے۔ اس کا اسلام کا ہر جم ساری دنیا میں پھیلے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب کہ حضرت ابی جحوت احمدیہ کی یہ پیش خبری غلط نہ لفظ پوری ہوگی۔ "تھے تو گوسن دیکھو یہ اس کی پیش گوئی ہے کہ جس نے زمین و آسمان بنا کر وہ اس جہاوت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیا۔ اور جنت اور بدہن کی روضے سب پر ان کو غلبہ کیشے گا۔ وہ دن آئے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو جو عزت کے ساتھ پکڑا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس مسلمانوں نہایت درجہ اور نون العزت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جہاوت کو معدوم کرنے کی فکر رکھنا ہے۔ نازہ رکھنے کا اور یہ علم ہمیشہ رکھے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

مذکرۃ المشائخ
دائرتہ موشان ان کو جید شہر انجیلین

دروغوا ستہائے دعا
۱۔ میرے والد شریفی کو جید الرحمن فرم سدا جماعت احمدیہ تھوید تو وسیع ملازمت کی کوشش کر رہے ہیں۔ خانگی مشکلات بہت ہیں۔ تاہم فی کا مہائی کے لئے دعا کی جائے

۲۔ میرے بھائی محمود صاحب A.U.C کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ کا مہائی کے لئے دعا کی جائے

ایم آصفیہ قریشی گلبرگ کشمیر